

U287 12876

100242 Mise (4)

UNIVERSITY OF KASHMIR LIBRARY



THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSI LIBRARY.

DATE LOANED

Class No.

Book No. Copy Vol.

Accession No.

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSIT

DATE LOANED

Class No. Book No.

Vol.

Copy

Accession No.

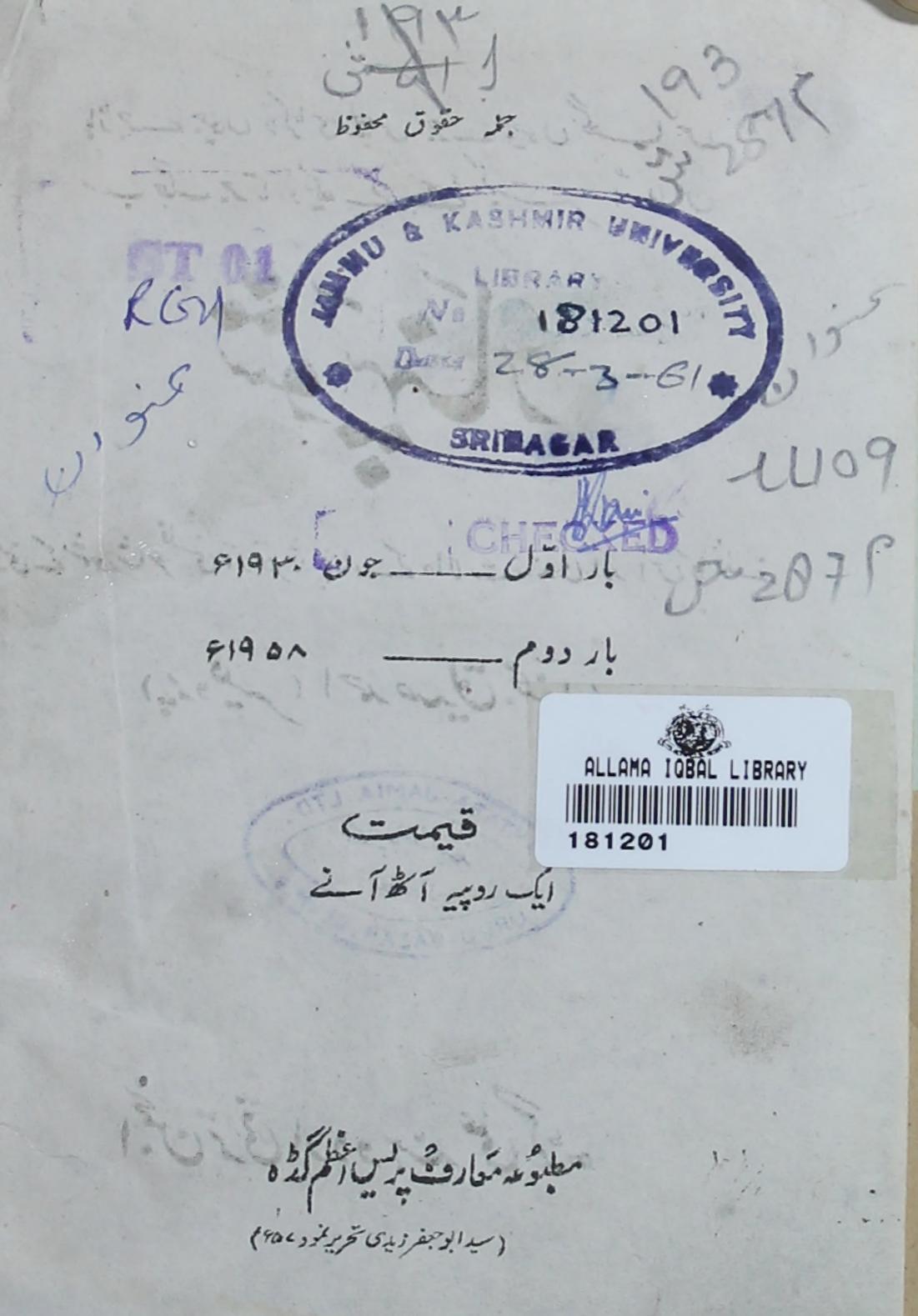
ہاڑجرے جوں لاکوی کھیں جرنے جوں گھے اس سب جگ جو ا دیجے کے بعثے کرتے را داس 0.5131 1 Ly

جنی کے مشہور شاع لسنی آرتھ شونیار کے طالات زندگی اور آس کا فلسفہ

(بروفيس احمد صديق محنول



الجمن ترقی ار دو بهند علی کراه





ا و دیباج ، ۵ ۱۰ دیباج ، ۵ ۱۰ تاریخی مقدم ، ۱۰ ۱۰ شوپنهار اور اس کافلسف ، ۳۷ ۱۰ ما بعد الطبیعات ، ۷۲ ۱۰ د جالیات ، ۲۰ ۱۰ اخلاتیات ، ۲۰ ۱۰ شوپنهارکی ام بین اور اس کے فلسف پر محموعی تبصر و ۲۰۸ THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSE DATE LOANED Book No. LIBRARY. Copy Accession No. Class No.

17. 180 180 el 1 2 14

6-34-1-1

K. 19150 - 3 43

Marie Barrellone

- withing the wind in the

からいかいはからいいかのからいからいからか

のではないできるいはは、まははははいからははいいから

(الثاعب اوّل)

اُردو من فلسفہ جیسے اہم اور طوس موضوع پر قلم اٹھانا اپنے مرزی در شاری ایسا ہے۔ جو دقیں اس راستہ یں حاکل ہیں اُن کا اندازہ کچھ دہی درگ کرسکتے یں جفوں نے کبی اس قیم کی کوئین کی ہو۔ قدم یر نئی نئی اصطلاحیں گڑ صنا ادر مانی ہی ماتھ اس کا خیال رکھنا کر عبارت کہیں اتنی پیچیدہ اور ناما نوس مذہو ہوئے کہ پوسنے والے کادم گئنے گئے انچھا خاصہ سودا مول لینا ہے۔ اسی لئے یہ سنے بوسنے والے کادم گئنے گئے انچھا خاصہ سودا مول لینا ہے۔ اسی لئے یہ سنے اب کے نظر کو اب کے نظر کر افسانے لئے لئے کئے کہ وقت کوئی رہائے رہائے کہ اگر یوں ہی وقت کی میں افسانے لئے لئے کئے کہ وقت کی ہیت نہیں کی۔ افسانے لئے لئے کئے کہ وقت کی میں موجوہ وسالہ کی کسی سنجیدہ موضوع پر اس میں افلالے نے اب کی افسالہ خیال کیا جائے۔ خیال کیا جائے۔ اس میں افلالے نے موجوہ وسالہ کی تالیف میں شخول ہوگیا اور خدا خدا کر کے خیال کیا جائے۔ اس کو یورا کیا۔

یں نے سب سے پہلے شوبہار کوکیوں نتخب کیا ؟ اس کے دوا ساب ہیں ایک تو بین سی زمانے ہیں شوبہار کا مطالعہ بڑے ہشتیات و انہاک سے کر حکا ہوں . دو سرے نوبہار کے فلسفہ پر او بیت اس قدر غالب ہے کہ فلسفہ کی خشکی اور بے کیفی محوس نہیں ہونے یاتی . شوبہار کا فلسفہ فلسفہ نہیں بلکہ اچھی خاصی شاعری ہے ۔ بین نے اردو بین بھی اس کی کوشش کی ہے کہ مضمون بے فاصی شاعری ہے ۔ بین نے اردو بین بھی اس کی کوشش کی ہے کہ مضمون بے رنگ اور بدمرو ، نہ ہونے یائے . نہیں کہ سکتا کہ اس اعتبار سے کہاں تک رنگ میں بول ہوں ۔ مگر بین نے شوبہار کر جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے اس سے ہرگز یہ نہیمنا چا ہئے کہ بین اس کے فلسفہ کو کائنات اور انسانی ندگی کے مسلم کا میں ہوں۔ مگر بین اس کے فلسفہ کو کائنات اور انسانی ندگی کے مسلم کا میں ہوں۔

شوبهار کا فلے فراس کا فظریہ حیات اضافی ہرگز ایسانہیں جس کو زیرگی کے کسی صحت مند دور میں صالح اور لیم علی جول کرسکے۔ اس کی شخصیت اور اس کے نظام فکر دونوں میں جو بے آ ہنگیاں اور خطق بے اصوفیاں ہیں دہ اس امر پر دلات کرتی ہیں کہ تیاس داندلال کی قرت اس کے اندر کر در اور ناتص تھی بقول فریس کرتی ہیں کہ تیاس داندلال کی قرت اس کے اندر کر در اور ناتص تھی بقول فریس میں گا دو اپنی متلون طبعیت کے تمام تناقضات اور تو ہمات کو اپنے فطام فکریس میں گا لایا ہے یہ فیکن اندیویں صدی کی رد مائی فسل نے بہت حبلا شونہار کو ایک نے دور کا بیغیر مان لیا ، اس کی تحلیلی نزاکت اور اس کے انداز مین کی دونا حت اور کیا جوان اور کیا اور کیا جوان اور کیا جوان اور کیا بیان کی دفتا میں کے قائل ہوگئے۔ دنیا یوسوس کرنے کے لئے مجبور ہوگئی کہ اس فی طبیت کے امام کے لمفوظات دوں میں ایک نی قسم کی ہمت ۔ ایک تازہ تا ب پیدا کرتے ہیں۔

اگرچ یہ ابادیہ ہمت انہا ہے یاس کی پیداواد ہے۔ تربیناد کے انکار و آوا کی اس غیر عمولی پذیرائی اور مقبولیت کا رازیہی ہے کہ اس نے نیاع کی زبان اور طرز بیان میں اینا فلسفہ بیش کیا جس نے اس کی فکری کو تا میوں پر پردہ ڈال دیا۔

بہلے براادا دہ تھاکہ اپنے مضمون کو ٹو بہار تک محدد در کھوں لیکن بہت جلد مجھے محوس ہوگیا کہ اس بی ایک تاریخی مقدمہ کا شامل کر دینا بھی ضروری ہے جلد مجھے محوس ہوگیا کہ اس بی ایک تاریخی مقدمہ کا شامل کر دینا بھی ضروری ہے جس میں فلسفہ صدید ہیدا کی اجالی تبصرہ کیا جائے۔ اگرچہ شو بہار کے بعد کے فلسفہ سے اس میں کوئی بحث نہیں کی گئی ہے تاہم مقدمہ سی تعدر طویل ہوگیا ہے جس

نے استفادہ کیا ہے۔ شوینہار پرحب ذہب کتابوں سے مدد فی گئے ہے۔

(THE WORLD AS "حقیت اراده اورتعقرک " THE WORLD AS

(WILL AND IDEA) معنف شونباد مرجد آر، ف بالذين . IR.B.

LILLE (J. KAMP) LE JE HALDANE)

(LIFE OF A. SOHOPENHAURE) Juin (Y)

(W. WALLACE) will be a series

(THE PROBLEM OF HUMRN LIFE) "BLISTED" (P)

(RUDOLPH EUCKEN) DE Ties

(HISTORY OF PHILOSOPHY) はどに(E) (FRANK THILLY) Just is since

LIVING BIOGRAPHIES OF GREAT PHILOSPHERS (4)

مرتب منرى دداناطاس -

رہے ہمتری ددا ماطاس۔ "تاریخی مقدمہ" میں ذیل کو کتا بوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

A SHORT HISTORY OF PHILO -) " خَصْرَنَادَ تَحْ فَلُونَ (-)

(WEBB) vaiie (SOPHY

(INITIATION IN TO PHILOSOPHY)" " Duride" (Y)

(FAGUST)"Lision

(PROBLEMS OF PHILOSOPHY) "intitle"(Y)

(RUSSEL) Union

۱ (۱۲) تاریخ فلسفهٔ حدید از فالکن برگ

(Linosy) = it in " bil" (0)

اصطلاحات كرجرس زياده تر فرمنگ اصطلاحات عليه" (حدرآباد) ت فائده المفاياكياب اورسى المقدور الخيس اصطلاحات كواستعال كياكياب. جوحیدرآیاد واوں نے تعین کردی ہیں۔ لیکن کہیں کہیں میں نے اُن سے اختالات צון בילעוליינים בסממסמ שונק בנו ווניי בנון ויי ! مونادات "كياكيا ہے - يس نے اس كے لئے" فرديات " استعال كيا ہے ـ شویمار کے انفادی اوردہ کے ستیت کیاہے. انفوادی اوادہ کے

کے توارادہ ہی رہے ویا ہے بمکن ادادہ کل "کے لئے جو منیقت ادلی ہے بہر منیقت ادلی ہے بہر منیقت ادلی ہے بہر منیوت منیوت منیوت منیوت المع فائد ہا ہو ہے ۔
میری حتی المقدور یہ کوشسن رہی ہے کہ ایک فلسفیا مر مبحث کو عام دلجی پی کی چیر بنا دوں المکن فلسفہ بھر بھی فلسفہ ہے بغیر ما نوس ا ور تھوس ا صطلاحات ہے جیٹر کا رانہیں ۔ اگر میں این مقصد میں کا میا بنہیں ہوا ہوں تو اس کو بجوری پر محمول کیا جائے ۔

مجول كور كحيورى

ا گورکیبور ۲۱۹۳۰ مرسم ۱۹۱۹ ودرجدید کا آغاز آور آپ کے نشأة اننائید یی سولہوں عدی سے ہوتا

ہے، جبکہ عوام مین کلین اور اہل کلیدا کے خلاف ایک ذہر دست شورش مجیل گئی اور ارسطو کے نلیف کو لوگ نہ صرف ناکا فی بلکہ اکثر مقامات پر خلط پانے لگے جبکہ انسان کو زیانہ نے یہ بتا ، پاکہ انسان کوجس خصوصیتے اشرف الخلوقات بنایا ہے۔ وہ اُس کی عقل ہے جب کہ انسان کوجس خصوصیتے اشرف الخلوقات بنایا ہے۔ وہ اُس کی عقل ہے جب کہ انسان اپنے اندر آزاد خیالی کے لئے ایک جذبہ محرس کرنے لگا اور رسوم و روایات سے عاجز ہوکر بخاوت پر آ مادہ ہوگیا۔ چھر کتنے پر دے فاش کئے گئے ۔ کتنے بہت توڑے گئے ، کتنے حامیان صداقت دار پر کھننچے گئے ، کتنے پر ستاران حق کو زہر کے بیالے بینے پڑے ۔ جب کی نظریہ دریانت کیا والی نینی (۷۹۷ میل کا نظریہ دریانت کیا والی نینی (۷۹۷ میل کا نظریہ دریانت کیا والی نینی (۷۹۷ میل) اور برونو (۵ میل کے نام مادگور دائس گئے۔

سین حقیقاً فلسفہ جدید کی ابتدا سر صوبی صدی سے ہوتی ہے جس کوفلسفہ کے محاظ سے دور جدید کی سب سے بڑی صدی کہنا ہے جا نہ ہوگا فلسفہ حب دید کا

دیکارت نے اپنے تام فلسفہ کی عارت طراتی است تہاہ " - ۱۳۵۸ کو صف اس کا حداث کو صوف اس کا حداث کو صوف اس کا حداث کو صوف اس کا حداث کی جانے کے لئے تیا زہریں ہوتا کہ بڑے بڑے ممتاز اور کم الشوت تا وہ میں کا نہ اور حب تک اس نے اس کو صفح بانا ہے۔ وہ سربات پر دلیل طلب کرتا " اور حب تک اس بات کو مانے کے لئے اس کے باس کا فی دلیل نہیں ہوتی وہ اس کہ تجی نہیں بات کو مانے کے لئے اس کے باس کا فی دلیل نہیں ہوتی وہ اس کہ تجی نہیں مانتا " نمتی ہے ہوا کہ دیکارت کو سرجیز کا وجود شتبہ نظر آنے لگاء مکن ہے یہ ونیا ہارے حواس کا دھوکا ہو۔ مکن ہے دراصل خدا کا کوئی وجود نہ ہولیکن دیور نہ ہولیکن اپنا وجود ہے تک اور وہ ہادا وجود کو اننا بڑتا ہے اور وہ ہادا وہود ہادا دوہ ہادا وجود ہونا لازی ہے تام سرجے دالے کو جود سام کو ہوت کے لئے سوجے دالے کو ہونا لازی ہے تام سوجے ہیں اس لئے ہارا وجود نظمی ہے " اس طرح دیکارت نے شعور النائی کا وجود تسلیم کرلیا۔

د جارت سے حور برس کرنے ہیں کہ ہمارا شعور محدود ہے۔ اس کے بیعن ہوئے کہ بن ہم محوس کرنے ہیں کہ ہمارا شعور محدود ہے۔ اس کے بیعن ہوئے کہ بن لامحددد شعور بھی ہوگا در مذیبہ محدود کما تصور کہاں سے آیا جو اس کے عسالاوہ شعور محددد کی علمت نعلی کیا ہے ؟ ضرور کوئی نذکوئی ایسی قوت ہے جس نے ہم سب کو بنا یا ہے۔ اُسی قوت کا نام خدا ہے۔ ہنداہم دیکھنے ہیں کہ خدا کے دیود کو بھی انے بغیر کام نہیں جلتا۔

ویکارت فداکو چونکوکی شیطانی قدت نهیں مانتا اس کے وہ یہ بیتی بیان ہوں ایک میں وہ ہم کو دھوکا نہیں دے سکتا ۔ یہ مادی ونیا ایک میں وجود رکھنی ہے۔ اگر ہم کو کسی شریر توت نے بنا یا ہو ما تو ممکن تھا وہ ہم کو دھوکا ویتی ۔ یہاں یہ وہ فیح رمنا چاہئے کہ ویکارت فدا کے شریر توت نہ ہونے کا کوئی شوت پین نہیں کرتا ۔ اس طرح دیکارت یقینیات اولیہ تک بہنیا . ماده اور دوح دونوں نہیں کرتا ۔ اس طرح دیکارت یقینیات اولیہ تک بہنیا . ماده اور دوح دونوں کیاں وجود رکھتے ہیں ۔ مادہ ممتد اور غیر ذی شعور ہادردوج فیر ممتد اور دی شود کی سنا اور دی شود کیا دو تا کی دنیا کا اور دی شود کیاں وجود رکھتے ہیں ۔ مادہ ممتد اور غیر ذی شعور ہادردوج فیر ممتد اور دی شود کیا ہوگا ۔ اس میں تعلق کیلے قائم ہے ؛ انسان کو ما دی دنیا کا اور ا

اور این اداده می قدرت نه رکتا بو. لبذاخود انتیاری کاتصور می وایی ب-دیکارت کی شنویت (oualism) ست نیاد می اده ادد روح كاتعاق بالكى توسط كے بحد من بيس آنا تھا. بعد كے كارتبيول - CARTES) (ANS) نین سروان دیکارت نے اس کروری کورفع کرنے کی کوشش کی - اور الله الله الله المال (MALE BRANCHE) اور كونكز (GEULIM) اوركونكز (GEULIM) المدينة المالية ك ما ده اور روح خداك توسط سے ايك دوسرے كوت الركے إلى المين المينورا (Spinoza) (سما العلماء) بو إلين كارسة والاتحا ا وروورين كے منے سان کرناتھا، ایک قدم اور آگے بڑھ گیا۔ اس نے کا رتبی شنویت کو وصدانیت سی محلیل کردینے کے لئے بہت زور لگایا۔ لیکن دہ علی ایک قسم کی "הנונים" (PARALLELISM) "צלנם ל-נפשו שונים של צל נוט בקפנ نہیں ہے۔ یہ دونوں صرف لازی صفات ہیں ایک ذات کے س کوع ن عامیں خدا کیتے ہیں. خوایس شعور اور امتداد وونوں اوجودیں . درح اور اور مختف مظامر جیں ایک وجود طاق کے۔ انسان کاروح بھی محض ایک جلوہ ہے اشی جومراولي كا مجفرظام به كدانيان كاراده كولي اختيارتهي ركهتا ادرخلومات كى طرح انسان يمى مجبور طلق سے كيونك فداكى ذات سے جو كي فلور ميں آيا ہے دہ ایک ناص قانون اور ایک خاص ترتیب کے ماتحت ہوتا ہے۔ کا نات کا ورد دره بجور ہے ۔ ده ایک متعین طریقے سے سٹنے نہ یائے۔ چنانچہ انسان کان بھی بجورے کہ ایک خاص وقت میں ایک خاص ہی ارا دہ کرے اور یہ خاص قت ایک لازی نیجی مونا گزشته اساب اور اوقات کا بعنی اسینوزا کا نات که علت و

معلول كا ايك لامتنابى للد مانتائي ليكن اكرام مجور من تو يجربم يوكوني اخلاقی فرض ہیں موسکا گناہ و تو اب سے ہم ذمہ دار نہیں قرار دیتے جاسے ایندا اس كو مجى تسايم نهي كرتا " خير" نام إ اين كو مجبور مجه لين كا . جننا اى زياده المم ابنی مجبوری کا دل میں اعترات کریں گے اتنا ہی زیادہ ہارالفس یاک ادر عارا اخلاق درست رہے گا۔اسینوزا کی طباعی کا بہاں پہنیا ہے۔ انسان کو مجود مان كرايا ايك حداكان نظام اخلاقيات بيش كرنامعولى دماع كاكام نهيس عقا-"کاریسی طماء" میں اسینوزاکے بعد لاک (LOCKE) کی دھوم ہوتی۔ لاک نے بھی" یقینیات اولیہ "کک پہنچنے کے لئے دیکارت کے دلائل سے کام الا مرساری کانات کے وجود سے انکار کردیں لیکن اینا وجود مانا پڑتا ہے۔ اور حبب اینا وجود ملی میم كرب تو خداكا وجود مي نطعی ہے - اب ره كيا" ما ده كا وجود "سوجب ہم و بھتے ہیں کہ ہارے دہن ہیں باہرسے ارتسامات بیدا ہوتے رہتے ہیں توہم یہ مانے سے لئے مجبور ہو عاتے ہیں کہ خارج میں کوئی نہ کوئی السی چیر ضرور ہے جوان ارتبامات کا سب ہے۔ یہ سب جو سرا دی ہے۔ لاك ينجربت " (EMPIRICISM) كواتها تك يهنجا ديا تفا-اس مے خیال میں علم ان ان کی تمام تر بنیا دہر بات یہ ہے۔ وہ" تصورات وہمی" کا قائل ہیں ہے۔ صنے اصول وکلیات ہیں وہ سب تحرب سے بیا ہوئے ہیں -انسان كاذبن تجربه اورمشامره سے بہلے اندھیرے كرے یا تفیدسادہ كاغذ كى طرح ہوتا ہے. اور سی تعم کے نفوس یا تصورات اس میں نہیں ہوتے علم انانى كے صرف دو ذرا كے ميں - ايك تو ارتبامات جو خارج سے بيابوتے

من ودسر عصورات جنبتي بدين اين انعال زسني كا لاك أن ارتباما كويمى تصورات بى كبتاب جوبابرے بهارے واس لوشاتر كرتے بيں۔ جوتصورات خارج سے پیدا ہوتے ہیں دہ مقرد ہوتے ہیں۔ ہارا وين ان من تصرف كرتا ہے اور اپنى خوائن كے مطابق ان كو ترتيب وے كر مركب تصورات بناتا ہے۔ ليكن ان دوتهم كے تصورات كے علادہ الك قسم مے تصورات اور موتے بی جو من انسان کے حصہ میں آئے بین با تصورات مجردہ = UJOJOSE OUSE (ABSTRACT IDEAS) كے علاوہ كل تصورات بھى ہوتے ہیں . زيد عمرو اجرا فراد ہی اور ان كے تصورا جُن في تصورات بين - كلي تصورات نوع - مثلاً انسان ياجنس مثلاً حوال مح موتے ہیں یہ تصورات جرد ہوتے ہیں۔ لعنی ان کی کوئی ادی شبیہ وہن میں نہیں ہوتی اگریتصورات مجدون ہوتے توعلم کا وجود نا مکن بوتا کیو بحرارے علم کا نعلق كليات سے ہونا ہے۔

یہ بتایا جا چکا ہے کہ لاک کے خیال میں تمام موجودات کی ابتدا دو جو ہروں سے ہوئی ہے۔ ایک توجوہرادی ، دوسراجو برفنسی۔ اب لاک ہم کی تا اللہ کا کائن ت میں دوسم کے صفات یا عوارض ہیں۔ ایک توعواض اولیہ " بتا تا ہے کہ کائن ت میں دوسم کے صفات یا عوارض ہیں۔ ایک توعواض اولیہ " مقال ہوں ۔ ایک توعواض اولیہ " مقال صلابت یا سختی ، امتداد یا محدود ہیں۔ بی دہ ماق کی جیزوں کی خصوصیات لازم ہیں۔ مگر "عوارض تا نویہ " مثلاً اواز ، رنگ ، ذا گفتہ وغیر ہ کی خصوصیات لازم ہیں۔ مگر "عوارض تا نویہ " مثلاً اواز ، رنگ ، ذا گفتہ وغیر ہ میں۔ مگر "عوارض تا نویہ " مثلاً اواز ، رنگ ، ذا گفتہ وغیر ہ

ہا دے ذہان کے تصرفات ہیں اور صرف عوارض ادلید کی بدلی ہول صور اس

افلاتیات میں لاک "لذ تبون" (۲۵ مر ۱۹۵۵ کا پیروے یعنی ان اور انقباض ان کا اسب کو حیات انسانی کا نسب العین انساط حاصل کرنا اور انقباض کے دور سے گریز کرنا ہے۔ ہم سے جوح کت ر زد ہوتی ہے۔ وہ کسی انقباضی کیفیت کو دور کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ الیں حالت میں ظاہرے کرانسان کا ادا وہ آندا و نہیں ہوسکتا۔ ادا وہ نام ہے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی خواہش کا اور یہ نواہش کا دور یہ خواہش کا دور یہ خواہش کا دور یہ انقباضی کیفیت ہوس کو نہ ہم خود بیدا کرسکتے اور یہ اس کے ضلات جدد جد کرسکتے ہیں .

روحانیت کا بھنڈا بند کیا سب سے پہلے اس نے تصورات مجردہ "کی بنے کنی كى - ہارے ذہن میں جتنے تصورات ہیں وہ سب بحرائی ہیں . البتہ ضرورت كے وقت بم كسى جَزِي تصور كوكلى تصور كا قائم مقام بنا ليتے ہيں. شلاحي وقت ايك امر ریاضیات متلت مے متعلق کوئی دعوی ثابت کرنا جا ہتا ہے تو اس مے وبن مي كسى خاص مثلث كاتصور بوتا بيكن وه اس مثلث كخصوصيات ونفرادی ہے قطع نظر کرلیتا ہے اور اس کو تمام شلتوں کا قائم مقام مجبتا ہے۔ لاک کے فلسفہ کی بنیا د بڑی صدیک انھیں تصور ات مجردہ بریمتی ۔ ان ك زديد كر يطخ مے بعد بار كلے كے لئے ما دہ كا ابطال آسان كام تھا۔ لاک بہان کے سلیم کر جیکا تھا کہ علم انانی کے صرف دو ذرائع ہیں۔ ارتامات اورتصورات مركے كمتا ہے كا يه ارتبامات اورتصورات تو دہن میں ہوتے ہیں، ہم کیوں مانیں کہ ما قدہ جیسی جیر بھی کوئی ہے جو خارجی وجود رکھتی ہے؟ اس کا جواب لاک نے یہ دیا تھا کہ" ہارے ارتبانات الاكونى نه كونى محرك ب الركا كتاب كا وجريم روح يا نعنى كواك كا مرك يه جيس ؟ آخر مم اين تخبلات كوتواين نفس ى كى بيدا داد مانتے ہيں " الملا مح خیال میں سادی کا نات کی اصل روح ہے۔ کوئی چیز موجود فی الخالیج نہیں ہے۔ جب ہم کتے ہیں کہ فلال چیز موجود ہے تواس کے صرف یا معنی موتے میں کہ ہارے نفس یکسی کے نفس کو اس کا تعقل یا احساس ہور م ہے۔ کسی جوبر مادى كا دعود اس سے اب نهيں بولا ميكن جرون كا وجود اكر مطاق ا مع توكيا عالم مي كشرت اور تعدد ہے ؟ اين زص كروك ايك بى جر الكا الحاب

وس نفوس کو ہورہ ہے تو بار کلے نے اب کے جو کھا اُس سے یہ بیج تکاتما ہے کو وہ چیز وراصل ایک بہیں ہے بلکہ ایک ہی وس چیزی ہیں یا اگر ایک ہی نفس ایک چیز کو دس بار چیوس کرے تو اس سے یہ حتی ہوئے کہ وہ چیز اس نفس کے لئے دس بار پیا ہوئی۔ بار کلے اس کا جا اب یہ دیتا ہے کہ نفس دو تبہم کے ہیں۔ ایک تو محر و حس میں بلائک ، انسان ، عجوانات شامل ہیں. دو سرا تبہم کے ہیں۔ ایک تو محر و حس میں بلائک ، انسان ، عجوانات شامل ہیں. دو سرا لا محد و و حس کو نفس کل "کہنا چا ہے ۔ اور جوعوام میں خدا کے نام سے مشہور ہے۔ محدود نفوس اس" نفس کل "کہنا چا ہے ۔ اور جوعوام میں خدا کے نام سے مشہور ہے۔ محدود نفوس اس" نفس کل "کے برتو ہیں۔ کوئی جیز بار بار نہیں بیدا ہوتی بلکہ شخص کل" میں ہمیشہ سے موجود ہے۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق سرتصور کو انفرادی نفوس میں ڈال ویا ہے۔

بار کلے کے یہاں ہرجیر کاسب خدا ہے ادر یہ خدا دھیم و کریم ہے، دہ خدا ہے ادر یہ خدا دھیم و کریم ہے، دہ خدا ہے ادر یہ خدا دھیم و کریم ہے، دہ خرص ہے جس جیر کو انسان مشر بھتا ہے وہ در اصل شر نہیں ہے ملکصرف خدا کی مصلحت ہے جس کی بنیاد خیر میہ ہے۔ خدا کی مصلحت ہے جس کی بنیاد خیر میہ ہے۔

 ہاراعلم منطاہر وحوادت کی دنیا تک می ود ہے۔ (۳) لا اوریت " (AGNOSTI) ہاراعلم منطاہر وحوادت کی دنیا تک می ود ہے۔ (۳) لا اور نہ ہوسکتا ہے۔ ہم کومطلق نہیں معلوم کہ جوہر ماوی کیا ہے ؟ یا ہے بھی کوئی چیز یا نہیں ؟ ہم نہیں تنا سکتے کہ علت کیا ہے اور معلول کیا ہے ۔ نہ ہم نفس کے متعلق کچے جانے نہ ما سوائے نفس کے متعلق ہے ۔ نہ موال لدے کہ سے ہوئے ہیں وہ انسانی دنیا ہے جوشتل ہے آئی وفائی شریعی ہے اور جب کا ہم مطالعہ کرسکتے ہیں وہ انسانی دنیا ہے جوشتل ہے آئی وفائی

مہیم کولسفی کہنے کے بجائے نقاد فلسفہ کہنا نہ یادہ صبیح ہوگا۔ اس کا کوئی اینا نظام فلسفہ نہیں ہے۔ اس کا مسلک صرف یہ ہے کہ کسی چیز کے بارے یس کوئی نظام فلسفہ نہیں ہے۔ اس کا مسلک صرف یہ ہے کہ کسی چیز کے بارے یس کوئی نظمی تھی میں کو ہے اور نہ ہوسکتا ہے یہم کیسی چیز کی حقیقت کو مان سکتے ہیں اور نہ اس سے انکار کرسکتے ہیں۔

ہمیوم نے یہاں مک بار کے سے اتفاق کیا کہ ادہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور اگرے ہے واس کاعلم ہم کو نہیں بیکن جو دلائل بار کے نے مادہ سے ابطال کے لئے بیش کئے ہیں دہی دلائل اس کی روحانیت کے خلاف بیش کئے جا سکتے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں کہم کو اپنے نفس کے وجود کا بیتین ہے۔ یہ کیوں ؟ نفس کا وجود کا بیتین ہے۔ یہ کیوں ؟ نفس کا وجود کا بیتین ہے۔ یہ کیوں ؟ نفس کو وجود کا بیتین ہے۔ یہ کو انا کی این ہی ہے جس کو انا کی این میں کہاجا تا ہے ؟ کچھ نہیں بجز ان مدر کا ت و محسوسات کے ایک لا تمنا ہی سلم کے جو یکے بعد دیگرے آئے جاتے درستے ہیں دیکین ہم کو کسی ا یہ جو ہم کو طلق کوئ علم نہیں ہوتا ۔ جو ان تمام مدر کا ت و محسوسات سے ایک ہو۔ دوسرے انفاظ کوئ علم نہیں ہوتا ۔ جو ان تمام مدر کا ت و محسوسات میں ایک ہو۔ دوسرے انفاظ

مي م م تحتيت او او كي ملسل ا درقائم و دائم نفس كي علق كي نهين جانتے . علیت یا علت ومعلول کے نعلق سے بارے میں تھی مہوم کے خیا لات بالكل المجلوتے بن واكر تعليل محمعنى دو وا قعات كے درميان كسى لازى ربط کے ہیں تواس کا نہم کو کوئی علم ہے اور نہ اس کی کوئی اصلیت ہے ، ہم جو کچھ د بھتے ہیں وہ صرف اس تدر ہے کہ ایک واقعہ پہلے ہوتا ہے اور ووسرا اس کے بعد- اور حب ایا بار بار ہوتا ہے توہم یا نتیج کال لیتے ہیں کہ دونوں وا قعات کے درمیان کوئی ابری دست ہے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہے گا. حالا بحد ہارا سجر برمحدود ہونا ہے۔ صرف ماضی اورحال تک معلق قطعی حم لگا دینے کی کوئی معقول وجرہارے پاس نہیں ہے۔ یہ سے ہے کہ آگ ہمیت اوگوں کوجلاتی رہی ہے اور انجبی جب ہم نے آگ میں ہاتھ ڈوالا تھا توجل کئے تھے بیکن آخر ہادے یاس اس کا کیا تبوت ہے کہ حب ہم بھرآگ میں ہاتھ ڈالیں کے توجل جائیں گے۔ ہوم استقراء کو کوئی معقول طریق اسدلال نہیں مانتا - ہمارے سارے کلیات بحض قیاسی واعتباری - Un 2 5%

اسی طرح ہیوم خدا کے دجود سے بھی انکارکرنا ہے۔ ہیوم کے وہاں شک اور انکار میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ جب ہم کوخود اپنے نفس کا حال نہیں معلوم تو ہم خدا کے بارے میں کیا جان سکتے ہیں ؟ اور اگر خدا کے وجود کو ان بھی سیاوم تو ہم خدا کے بارے میں کیا جان سکتے ہیں ؟ اور اگر خدا کے وجود کو ان بھی سیاوم کے تو اس کا کیا شوت کہ وہ خدا اپنے بندوں کا خبر نواہ کھی ایس کے اور ایس کا کیا شوت کہ وہ خدا اپنے بندوں کا خبر نواہ کھی اپنے اس کا کیا شوت کہ وہ خدا اپنے بندوں کا خبر نواہ کھی اپنے

The J& K University Library

نلاح قرارنہیں دیا۔ تشکیک یا ابکارکبمی فلسفیا دغور و تا مل کی آخری منزل نہیں ہوگئی۔ انسا سے سکون فنس کے لئے ضروری ہے کہ وہ "نہیں " اور" خدا جانے "کی وم گھٹا بینے والی فضا سے جلد سے جلد کی کرکسی قطعی" ہاں" پرتی ہنچ جائے۔ ہیوم کی

الا اوریت ان اسان کو ایک ناریک خلامیں جھوڑ ویا تھا۔ ملتجریہ ہواکہت معلد روعمل شروع ہوگیا اور حکما ہے توریب ہوم کے فلسفہ کا جواب سو چنے ملکہ ریہ بیداری سب سے پہلے اسکا ط لینڈ ہی میں شروع ہوئی جس کا خاص ملکہ یہ بیداری سب سے بہلے اسکا ط لینڈ ہی میں شروع ہوئی جس کا خاص

نمائندہ ریڈ ہے۔ ریڈ کا فلسفہ"عقل عامہ" کا فلسفہ کہلا ہا ہے جوہیوم کی تشکیک اور بار کلے کی تصوریت دونوں کا مخالف ہے عقل عامہ ہم کویہ بتاتی ہے کہ

ماده کا وجود خارجی ہے۔ لہذا ہم کو ماننا جا ہے کو مادہ کا وجود خارجی ہے بقل

عامر ہم کو یہ تاتی ہے کہ روح کا دجود ہے۔ لہذا ہم کو اس کا وجود ماناچاہے

عقل عامرہم کو یہ تباتی ہے کہ ہر معلول کی ایک علت اور ہر علت کا ایک معلول ہوا ہے۔ بہذا تعلیل کی حقیقت سے انکار کرنے کی کوئی وجنہیں عقل عامہ ہوا ہے۔ بہذا تعلیل کی حقیقت سے انکار کرنے کی کوئی وجنہیں عقل عامہ ہم کو تباتی ہے کہ " خدا ہے اور رحیم و کریم ہے " بہذا خدا ہے اور رحیم و کریم ہے " بہذا خدا ہے اور رحیم و کریم ہے " بہذا خدا ہے اور رحیم و کریم ہے ۔ ریڈ کی تعلیم یہ ہے کہ " فلے تعلیم بنی نوع انسان کی عقل عامہ سے اخراف بنید کی سکت اند

الحقار ہویں صدی عبیسوی سے بہلے فلمف کا زور سور فرانس اور برطانیہ اک محدد و تھا۔ اسینوزا کے علاوہ جتنے بواے براے صاحب فکر بوئے وہ یا تو برطانوی تھے یا زامیسی لیکن اٹھا رہوی صدی سے جری میں فلسفہ کا جرمیا ہونے لگا اور رفتہ رفتہ حکمائے جرمنی فلسفر میں سے سبقت سے گئے جرمنی کا سب سے بہلاصاحب واغ جس نے این ملک کا نام روش کیالا مزر (LEIBNIZ) (ملا ١٤٠٤ من الماء المراء المراء المام المع العلوم تتحض تحفا - وه رياضيات بلسفه ا توارت اور دنیات بر محیال عبور رکھتا تھا'اورانے وقت کاسب سے بطا مر اور ماسرسیاسیات گناجا تا عقاریهان م کو محض اُس کے فلسفہ سے جنت ہے۔ لاتمنز فطبعيات ادرما بعدالطبعيات كيملات يرازمر فوتنقيدى نظرة الى اورمشتر ملمات كوأس في غلط يا يا - وكارت في تا يا تصاكر حركت كى مقدار سمينة متقل موتى ہے ليكن وكت كرنے والے اجهام وك محل طاتے ہیں اور را کے ہوئے اجمام حرکت بھی کرنے لیے ہیں "اس سے توقانون تسلسل کی ترد ید موجاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ قدرت اکثر حبت نگاتی رہی ہے۔ اس سے لائنز نے یہ بیج کالاکھرکت کے دک جانے کے بعد

بھی حرکت کی قابلیت ہاتی رہ جاتی ہے۔ ور نہ جب ایک جیم حرکت کرتے کرتے ا مرک جاتا ہے تو بچھووہ دوبارہ کیسے حرکت کرسکتا ہے۔ اسی توت کا منہ کی مقدار متعلی ہوتی ہے نہ کر حرکت کی .

کائن ت کا دارو مدار نه تو استدادید به شورین بلکداسی حرکت کرنے
کی قوت یر ۔ یہ قوت جس کو لا تمبز " فردیہ "(٥٩٨٥٥) کہتا ہے کا تنات کے
ور ہ درہ میں ہے اوراسی کی بدولت مہتی کا یہ سارا منگامہ بر باہے ۔ بیم حرکت
کا داز ہے جوجی حرکت نہیں کرتی یا حرکت کرنے کی تا بہیں رکھنی اس کا کوئی
دجو دنہیں ۔ وہ محض دھوکا ہے ۔

البنز کے خیال کے مطابق دنیا کی ہرچیز میں روح ہے اور وہ اپنی ایک داتی فردیت رکھتی ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ فردیا ت میں مراتب قائم ہیں۔ معدنیات میں جو فردیا ت ہیں حرکت کرنے یا معدنیات میں جو فردیات ہیں وہ اونی درج کے ہیں اور ان میں حرکت کرنے یا موجنے کی تا بلیت قریب فرسیہ سوتی ہوتی ہے لیکن ارتقائی منا ذل طے کرنے کے بعد میں فردیات جیدا نات اعلیٰ اور افسان میں ذی شعور ہوجاتے ہیں۔ لائبز نے بخد میں فردیات جیدا نات اعلیٰ اور افسان میں ذی شعور ہوجاتے ہیں۔ لائبز نے بخد فردیا ت اس کا کو ان ہے۔

روی سے بہتر ہوا لازمی بھاکیوں کے دنیا بی بہت سی خامیاں اور مبنی اور مبنی سے کہ دنیا بی بیت سے بہتر ہوا اور جانی دنیا ہیں ہوں اور جانی دنیا ہیں ہے۔ ذریا ہیں جانی ہیں ۔ سے بہتر ہے۔ یہ بھے ہے کہ دنیا ہیں بہت سی خامیاں اور مر اکیاں ہیں ۔ ایکن ایسا ہونا لازمی بھاکیونکہ یے دنیا ناقص ہے اور اس کاناقص نہ ہوناناکن

تھا. کامل اور محل ذات صرف خداکی ہے . خداکسی جیز کومکس نہیں با سکتا تھا۔ كيونكه اس كے عنى يہ ہوئے كه خداا ہے سے كوئى برترمتى! اینا ہمسر پداكرتا اور یہ محالات سے تھاجن میر خلا قادر نہیں ۔ خدا کو قادر طلق کہاگیا ہے لیکن وہ اپنی مطلقیت سے بجبر ہے۔ وہ کسی چیز کو اپنی طرح مطلق نہیں بنا سکنا۔ اس لئے كانات مين خاميون كابونالازى تقا. انصين خاميون كو" شر" تجاجآ اب مر حقیقتاً خدا کے لئے یہ مکن تھاکہ وہ راحت کے ساتھ مصیبت اور تواب کے ساتھ گناہ کونے پیداکرتا۔

تهوم کی لا دریت "نے انسان کی خارجی اور باطنی دونوں دنیاؤں کو كيان بيكان الصليت بناديا تفا جيساكه تايا جاجكا ہے۔ بہوم كا مخالفت عام طور رسيل كئ على بيكن بهيم نے حس معقول اور مال مقيد سے كام بيا تصاآس كا جواب دیناآسان کام بہیں تھا۔ ہیم کے فلسفے کی اصلاح ویمیل کے لئے کانت

صبے دقیق النظر نقا دی ضرورت تھی۔

كانت (سيماياء ماع مراع) جرمن ديدوشيا) عي شهر كانكو برك سي يدا جدا ادر دين مام عمر بينيوسي مي منطق ، رياضيات اخلا قيات وغيره كالعلم دیار م - کانت کے فلے کی ابتدا اس تعلیم سے ہوتی ہے ککسی بات کے انے مذانے سے پہلے اس کوعل کے ترازویر اچی طرح تول لینا جاہے اور سی چیزے علم کا دعویٰ کرنے سے پہلے اُن مقد مات کی تعیق و تنقید کولینا جائے۔ جن پہم اپنے علم کی بنیا در کھتے ہیں۔ میں نے سب سے پہلے اس سوال کو اٹھایا کہ علم انسانی کی تدرو ما

میا ہے ؛ علم سی ایک تصور شلا زمین از ان حرارت دغیرہ کا نام نہیں ہوسکتا ۔ جب יא נפישערות אין אל ואל ועם נים (Juogement) ! ישים (PROPOSITION) كى صورت نه اختياد كري - اس وقت تك علم مكنيس مكن بتصديق يا تضييم منه بونا مثلًا اكريم يكيس كر" كنا آدمى أ دمى مؤما يه " تو علم بس مواكبونكر اس سے سارے معلو مات من كوئى اضا فرنسيں موا- اسى مے کا نت نے تصدیقات کی دوسیں تالی ہیں (۱) تصدیق تحلیلی (۲) تصدیق ترکیبی ۔ تصدیق تحلیلی میں ایک ہی تصور کی تحلیل کی جاتی ہے ۔ نعنی ایک تصور کو وفاحت کے ساتھ بیش کیا جاتا ہے۔ کوئی تی اے نہیں کہی جاتی - شلاً ہم یہ كس كه" انسان دولانكي كاحانور ع" يه توتخليلي تضيه موا برخلاف اس مے اگریے کہاجائے" فلال چیز منے کے " توبر ایک ترکیبی نظیم ا کیو مکر ہما ال محول موضوع كى وضاحت نهيس كرنا بلكه اس مين اضافه كرتا به توكيا اس قسم مے رکیسی تضیہ کوعلم کیا جاسکتا ہے ؟ نہیں اعلم بنے کے لئے زیبی قضیہ کو دجرنی اور كلى جونا جائے مثلاً " حرارت اجهام ميں انبساط بداكرتى ہے" يا " كسى متابث کے بینوں زاد کے دوزادیے قائم کے برابر ہوتے ہیں "اب کانت آ مے جاتا ہے اور اس کی عین شروع کرتا ہے کہ اس سم کے ترکسی تصدیقات

مین میں اور ہمارا نفس اس میں نظر و ترتیب بیدا کرتا ہے۔ کا نت ما دہ ادر میں نظر و ترتیب بیدا کرتا ہے۔ کا نت ما دہ ادر نفس دو ذول سے عقی وجود کو ما نتا ہے۔ نفس سے با سر شے بالذات کا وجود

ہے جس کوعلم ہم کو نف نہیں ہوتا ۔ نفس کے تین حصتے ہیں۔ (۱) حسیت ۔ (M) (UNDERSTANDING) P(Y) (SENSIBILITY) عقبل (REASON) ان سي ينول اين اين ما تحركفيين جن كوكانت بهيات ياصور (FORMS) كتاب جسيت كاميتي زمان و مكان بن حبب م باسرے اثباء كے نقوش تبول كرتے وال كو يہلے الي سانجوں المسينوں من وصال ليتے ميں العنى زمان دمكان سے بے نيا در وكر بم كوسى جير كا احساس نهيس موتا- اسى طرح نهم كى بيتي مقدار ، كيفيت ا درعلیت ہیں ، ہم کوص جربی درک ہوتا ہے اس میں کھے نہ مجھ مقدار ہوتی ہے اوران س کوئی نہ کوئی کیفیت ہوتی ہے اور بھر ہم کو اتبا کا درک علت و معلول کی حیثیت سے ہوتا ہے عقل اور آ کے بڑھنی ہے اور حیب وہم سے جو کھے حاصل مونا ہے آن من تنظیم تعمیم پیدا کرتی ہے بھین اور فہم سے جو ا تصدیقات ملتے ہیں۔ وہ جُری موستے ہیں عقل اُن کو اصول و کلیات بناویتی ہے حسیت اور فہم کا دائرہ حال کک محدود ہوتا ہے عقل مقبل میں مات كرتى ہے عقل علت العلل اور غایت الغایات كا بھی پتر لگاتی ہے۔ محانت نے عقل کی دوسیس مانی ہیں جس عقل کا ہم اویر ذکر کر آئے یں وہ عقل نظری ہے جس کا کام یہ ہے کہ جزئیات سے کلیّا ت کا اتنباط كر كے ہمارے علم میں اضافہ كرے رئيكن اس عفل مے علاوہ ہمارے اندر ایک ادرعقل ہے سی کوعفل علی یا ارا دہ کہتے ہیں۔ اس کا کام علم ہتیا کرنا نہیں ملکہ مارے لئے مقول راہ عل بھالنا ہے۔ اس کاکام بر بتانا ہے کہ ہم کو کیا

كذا جائبة وركيانه كرنا جائية وعفل على مم كوكسى كام كے كرنے يانه كرنے كا عکم دینے ہے اور یکم سرطی نہیں ملاقطعی (CATEGORIC AL) ہوتا ہے توکیا نان آزاد نہیں ہے ؟ کانت کہا ہے کہ آزادی کے سمی یوں کہ "ان ن کو جو کرنا جائے اس کو کرے۔ کیونکہ دہ اس کو کرسکتا ہے " یہی اس کی مہتی کا فانون ہے اور سے اس کی آزادی ہے۔ یہی عقل علی ہاری ہدایت کرتی ما در ہاری نجات کا باعث ہوتی ہے "عقل نظری ہم کو تنا تضات اور اور استحالات میں مجینا دیتی ہے۔ تنقیقل نظری کا لازی میتج تشکیک ہے۔ یہ عقل علی ہے جواس قتلیک کے مجنورسے کال کرہم کوراہ پرلگائی ہے۔ ہم اکثر دیجھتے ہیں کوانسان کے اعمال حسنہ کا اجر آس کو دنیا ہیں نہیں منا۔ بلکہ برخلاف اس کے اُس کو اپنی زندگی بس طرح طرح کی مصبتوں بیں بل ہونایٹا ہے۔ بھراعال حسن کافائدہ کیاہے ؟ کانت اس سوال سے دورح کوغیرفانی انے پرمجور موار دوح جم کے مطاحانے کے بعد می باتی رہے گی تاكر حيات بعد المات مين أس كوافي اعال كى جزايا سزا الحاليكن جزاد ين والا كون موكا؟ ظاہرے كہ م جود نہيں ہوں گے۔كيونكو اكريم خود اے كوجز ايا سزا وے سکتے تو اسی دنیا میں وے لیتے۔ ہم کسی الیسی سنی کے وجود کوت ایم کرنے بر بجورہی جو مجم وبصیر ہونے کے علاوہ قا درمطلق ہو۔ یہ بنی خداکی ہی ہے اس طرح کا نت نے اخلاقیاتی دلائل کے زور بیضاکو و اجب الوجود تا بت

كيا ہے - كيا ہے - كانت نے عقل نظرى ادر عقل على كے باہمى تعلقات كوغيروانع جھوٹد

دیا تھا۔ یا برالفاظ دیج عقل اور ارا وہ میں کس کو تعزق صال ہے ؟ کانت نے اس سوال کا کوئی صاف اور مشرح جواب نہیں دیا تھا۔ بتیج بیر ہوا کہ کا نت کے بیر دوں کے دوکر دہ ہو گئے۔ ایک نے تو عقلی تصوریت "(RATIONAL بالما- اس نظام فلسف مح ممتاز ترین ها می فتی (FICHTE) تبلنگ SCHELLING) ICL PEGEL) JU- CCHELLING) עש בינ בער בין לינם שני או בין ונונים" (VOLUNTARISM) كى تعلىم د بے لگا. حقیقت اولى اراده يا متيت ہے نہ كعقل متبت بنغسه اندهی اور غیروی شعور ہے عقل وشعور اس کے صرف مظاہر ہیں عقت کی שפניה "לעונ זיבי" נטיב" (OPTIMISM) ב. יואט ای طرح جن طرح که" ادادیت "کا لازی نتیج" فوطیت" (messimism) ے بعقلی تصوریت " کی تعلیم ہے کوش جیز کا واقعی وجود ہے وہ خبر ہے -برخلات اس کے" ارا دیت " شرادر فیاد کو داحب الوجود مانتی ہے جیر کا وجود بھی اور انسانی ہے۔

سعقلی تصوریت "کی ابتدانیقظ (سین اس نے کا نت کے فلسفہ نفتظ پہلے بینا میں اور پھر برآن میں فلسفہ کا معلم مقا۔ اس نے کا نت کے فلسفہ میں جوسب سے بڑا تناقض پایا وہ یہ تھا کونفس اور شے بالذات یا مادہ کے ورمیان کوئی لازمی ربط نہیں تابت ہوا تھا۔ نفس اور ماسوا نے نفس ہیں وہ تعلقات کیو بحر بیدا ہو گئے جن کی برولت علم کا امکان ہوا جیسوال فضط کے وہ تعلقات کیو بحر بیدا ہو گئے جن کی برولت علم کا امکان ہوا جیسوال فضط کے

نے لایخل تھا۔ بہاں تک کہ اس نے ارکلے کی طرح مادہ کے دجود سے انکار کر دیا۔اس کے نزدیک تام موجودات کافار جی میدارانانی" انا "(EGO) ہے، اده اورصور دونول اسى" انا "كى بيداكرده چيزي بي جي خين خارجي دنياكا بم كواحماس بوتا ہے وہ در اصل نام ہے اس صدكاجها ك" انا "كوركن يدي ہے۔ اسى حدك ہم خارى بھے كر مادہ سے تعبيركرتے ہيں. حالا تك اس كى اصلیت کھی ہیں لیکن انسانی اناسے باہری کوئی چیز ہے ؟ فقط کہتا ہے۔ ما ايك محيط روح حس كو خدا كيتي من اورجو حقيقتاً ايك" اخلافي قانون كا ام ہے۔ کو یا کانت کی طرح فقطے کے نز دیک مجمی وہ حقیقت اولی جو واجب الوجود اور قائم بالذات ہے۔ خبر محض ہے۔ شرکا وجود اعتباری ہے۔ تيانك (موعداء ما سومراء) على بينا من فلسفه كامعلم تها- أس في فقط كى دائے سے اختلات كيا اور" انا " اور غيرانا " دونوں كے وجود م حقیقی اور لازی تسلیم کیا. نفس اور ما ده دونوں شریک از لی ہیں۔ نه انا فے غیران کو پیدا کیا نے فیر انانے اناکو فارجی اور داخلی دو نول دنیاؤل كے لئے شن ک نے ایک نام ركھا ہے اور وہ " فطرت "ہے . فطرت كے نظام کے مقابے میں ایک اور نظام ہے جس کا نام خدا ہے۔خدا لا محدود اور محامل ہے۔خدانام ہے ایک غیر تمناہی شیت کا۔ کا ننات نام ہے خدا سے: دال و انحطاط کا - فطرت خدا کے تنزل کے سبب طور ندیر ہوئی اس نظریہ سے" ہمدولا آدم " کے تصری یا ذیازہ ہوتی ہے۔ جس کی قرآن والجیل

اری ہیں۔
ہمین نے تام موجود ات کامبدا ؛ ایک تصورطان کو ما ناہے لیکن یہ تصورتی کو گئی کے تام موجود ات کامبدا ؛ ایک تصورطان کو کا ناہے لیکن یہ تصور تیں کو گئی کا کن چیز نہیں ہے بلکر کرکت کر راہے اور اس حرکت کا مقصد خودشوری ہے تصورطان اپنے آپ کو محسوس کرنا جا ہتا ہے۔ اسی لئے وہ اتنی صور تیں پیدا کرتا چلاجا تا ہے لیکن اس ارتقاء کا مقصد انسان میں آکر صاصل ہوتا ہے، براگر تا جا مورطان کوخود اپناع فان ہونے لگنا ہے۔ جو کچھ کہا گیا ہے اس سے یہ ناہت ہوتا ہے کہ مگل تصور طان کا کوئی خارجی یا ما ورائی وجو ذہ میں نتا۔ تصورطان اپنی پیدا کی ہوئی ہر حیز میں جاری و ساری ہے۔
تصورطان اپنی پیدا کی ہوئی ہر حیز میں جاری و ساری ہے۔
تصورطان اپنی پیدا کی ہوئی ہر حیز میں جاری و ساری ہے۔
تصورطان اپنی پیدا کی ہوئی ہر حیز میں جاری و ساری ہے۔

میکل کی سیاریات تا دیخ فلسفہ میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے، دور بربریت میں انسان محض ایک مرکب تھا مختلف میلانات طبعی کا بعنی انسان فطر تاخ دغرض ہے لیکن تہذیب و تمدن نے اس کے اندر جاعت بریتی اور خلق دوسی بیدا کردی ہے۔ اب اس کے میلانا نت البے ہیں ہیں تہا تا ہے کے۔ ادتقاء کی بیر منزل ایک لازی منزل تھی۔

ہمیں کے نز دیک جہورت حکومت کی تحقیق صورت نہیں ہے۔ وہ شاہ مناہی یا قیصریت کا علمبر دارہ بے حب کہ حکومت کو ایک با دشاہ کی صور میں عجم اور محدود نہیں کیا جائے گا۔ اُس وقت کہ حکومت کی ایک تصور میں عجم و سے زیادہ وقعت نہ ہوگی۔ اور نہ لوگ اس کا کماحقہ احترام کر مکیں گئے۔ نہ اُس کے ساتھ موانست بیدا کر سکیں گئے۔ نہ اُس کے ساتھ موانست بیدا کر سکیں گئے۔ البتہ حکومت کا یہ کام ہے کہ وہ عوام ان اس کے ساتھ ہم آ ہنگی رکھے اور اُن کی جمانی و دماغی و در حانی اور معاشی فلاح د بہود کی کوششن کرتی رہے۔

میکل نے بنگ کی تعلیم دی ہے۔ دنیا میں یہ ہوتا رہا ہے اور ہوتا ہے کہ ایک قوم کو اخلاقی مترنی اور دیگر صفیت ہوں سے دوسری قوموں برفوتیت ہو۔ اسی حالت میں ان قوموں میں زور آزمائی ہونا لازمی ہے اور فتح اسی قوم کی ہوگی جو اینے کو اس کا اہل نا بت کرے گی ۔ نتج کو یا علامت ہے کسی قوم کی ہوگی جو اپنے کو اس کا اہل نا بت کرے گی ۔ نتج کو یا علامت ہے کسی قوم کی اضلاقی فو قیت کی ۔

ہمکل کے دلسفہ کا یورپ ہر بڑا اکر بڑا اور بیا اتر صرف کلسفہ کا محدوہ نہیں تھا بلکہ تو ارزئے ' فنون بطیفہ اور اوبیات بربھی جھاگیا۔ ہمگیل کا نظام فلسفہ ایک محمل نظام تھا اور اب تک اس سے زیادہ مشرح اور سحل نظام ونیائے۔

فلسفرس للآء

مرر مراب کی سے اختلات کرنے والوں میں ہر بارت اور شوی ہا کہ علی الم صوصیت کے ساتھ قابل ذکریں۔ دونوں کانت کے سیج ٹاگر وادر جائیں ہونے کے دعویدا رہیں اور دو نوں اپنی ای جگر ما بعد الطبیعات کے نئے نظام کے بانی ہیں ۔ ہر بارت کڑت وجود (PLURACIS M) اور اصلیت یا حقیقت (REALISM) کا قائل ہے۔ وہ وحدا نیت عقلیت وحدت ہو ہر (MONISM) فلسفہ ہمداوست ، بدیسیت ، داخل تصوریت اور نظریہ اختیار (MONISM) فلسفہ ہمداوست ، بدیسیت ، داخل تصوریت اور نظریہ اختیار (کا سانی شعور صوف مظا ہر کا ادراک کر سکتا ہے ۔ وہ سے بین عظر کسی شعر کا ہوتا ہے کہ انسانی شعور صوف مظا ہر کا ادراک کر سکتا ہے ۔ وہ بین مظم کسی اصلی وجود یا حقیقت بائد

ولالت كرما ہے۔ عالم مظامرتنا تضات كا عالم ہے۔ جومتعدد مختلف عوارش اور دادت سے مرکب ہے. ایک شے میں بہت سی خصوصیتیں ہوتی ہی در ین خصوصیتیں این اندر بدلنے کا امکان رکھی ہیں۔ شالا دیک ہی نے کے اندرنری - سفیدی اور خوشویای طاتی ہے۔ یہ کیسے مکن ہے۔ سر بارت اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ تنافض اور صدوف صرف مظامر کی تصوصیا שי ורישו יולוד ל נין יש שיב ו אפתד (iDENTity) לטוני كارفراب- برمنفرد اوربه ظابرساده فع دراصل بهت سى ساده افيا يا حقائن كا مجوم ب اور يرب طياتركيبي حقائن خود اين اين جد غيرجادت بن. صرف باہمی نعبت یا ترکیبی تعلق میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں. حقائق کی دنیامطلق اور دائمی ہے۔ صدوت اور تناقض عالم مظاہر کی خصوصیات ہیں جو خود سمارے اندریں اور جن کواشیا بالذات سے کوئی تعلق نہیں ج بر بارت انسانی نفیات کو این اسی ما بعدا تطبیعات کی روشی میں دیجتا ہے۔ نفس ایک بیط مطلق غیرز مانی اور غیرمکانی حقیقت ہے اس لئے دہ مختلف قوی کا مالک نہیں ہوسکتا۔ نفس کے اندر نہ احساسات میں دمیلانات - نہ تصورات اور نہ ارادہ اور علی کے کوئی برسی اصول ہیں. احساس اس وقت بدا بونا مد حب نفس کسی دوسری حقیقت کے مقابی تا ہے اور اس کو اپنی بقا کے لئے جد وجد کرنا بط تا ہے۔ اس جمد للتقا كے اظام كانام احكس ہے۔ صرف شور انسان كاكل نفس ہيں ہے سورسے نیچ ایک خطر غیر شاع ہے جس میں بے شمار حرکات رونماہوتے

رجة بن- اس ف انسان كالداده آزاد نبس بوسكة -ما بعد الطبیعات كا تعلى حفا في سے ہوتا ہے . ایک دوسراعلم ہے جس كاتعلق اقدارسے ہے . يرجاليات ہے - ير ددنوں علوم ايك دوس ہے الگیں بہالیات کا کام حش اور غیرش و خیراور لاخیریں دوق کے دریعہ امتیاز قائم کرنا ہے کیا حین ہے اور کیا جیجے ؟ کیانیک ہے کیا بدوكيا قابل عين ہے كيا قابل نفرى و يسوالات جماليات سے متعلق من برات كے خال من حسن وہ نسبت بار ابطرے جوا يك سے اور دورى تے۔ ایک حقیقت اور دوسری تقیقت کے درمیان لازمی طور میرواقع ہو۔ بعی حسن اہنیت میں نہیں ہو اللك سيت ميں ہدما ہے۔ فلسفه على ما اخلاقيا بحی جالیات ہی کی ایک شاخ ہے جس کا موضوع حسن اخلاق یا حس علی ہے، اراده كے بعض تعلقات بالضافات كومم قابل تبول ياتے ہيں -اور بعض کوتابل تردید بهی اضافات سارے اخلاقی موسے یا تصورات ہیں : یہ تصورا ساسى طوريريا يخين - اندروني آزادى يا باطنى اختيار كاتصور-نيك نيتى اور خيرسكاني كاتصور- بهم أيكى يا كمال كاتصورور بدلایا قصاص کا تصور - ان یا نجول تصورات کی نسبت سے ساج کی یا یک ميتي يا نظامات بن تقافتي نظام وياستي يا انتظام نظام - أجر في نظام -قانونی نظام اوران جارول نظامات سے مرکب اور جارول سے اوئد ایک یا نجوال آس سے جو عل اور ارادہ کے اتحاد سے بیا ہونا ہے اورجو باطنی اختیار یا آزادی کے تصور کو سئیت اجماعی کے مطابی علی طوز

بر و المحاد لا آ ہے۔ ہر بارت کا نظری تعلیم بوطی اہمیت د کھتا ہے۔ فن تعلیم کی بنیاد اس کے خیال میں علی نفسیات اور اخلا قیات برمونی حاسیے۔

منوینهاد سر اطسے بربارت کی ضد ہے۔ اس نے تمام موجودات كى اصل ايك" اندهى متيت "كوقراد ديا. زندگى" متيت "كى ايك يجسو چى مجى حكت ہے۔ اس لئے قطعاً عذاب ہے۔ دنیا میں جننے كناه اور مصائب میں وہ"منیت" کے طہور کے لازمی نتائج ہیں۔ یہ"منیت" كائنات كے وردہ ورہ بیں حلول كئے ہوئے ہے۔ انسان میں اسى "متیت" نے عقل کی صورت اختیار کرنی ہے۔ انسان کو جاسمے کے جهاں تک ممکن ہوا ہے انفرادی ارا دہ کوسلب کرمے "مثبت" کوشکست دے۔ اس کی ایک صورت تو فنون لطیفہ ہیں۔ فنون لطیفیں شاعبرانہ محیت کی بدولت افسان کو"مضیت " کے ظالم ہا تھوں سے وقتی طور بہر جھٹکا را مل جاتا ہے۔ لیکن اگر افسان مشیت " اور اس کے ہنگامنہ وجود سے دائمی سکون حاصل کرنا جا ہتا ہے تو اس کو جا ہے کہ" رہا نیت" اختیار کرلے اور دنیا اور دنیا کے رنج وراحت سے ایک دم منهمولا لے۔ شوپہار نے سنیاسیوں اور را ہبول کی زندگی کو قابل نقسلید زندگی مانا بے۔

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSI LIBRARY.

DATE LOANED

Book No. Class No. Vol.

Copy

Accession No.

السف المالية

سرب سے بڑا صاحب نکر تھا اور اس کا فلسفہ اس قدرمقبول ہرخاص عام مرب سے بڑا صاحب نکر تھا اور اس کا فلسفہ اس قدرمقبول ہرخاص عام مواکہ دیگ اس کو بچائے فلسفی سمجھنے کے ادیب اور شاعر سمجھنے گئے۔ اس میں فک نہیں کہ اس کے اسلوب بیان میں جو رنگینی اور دار بائی ہے

وہ عموماً شاع دل کے ہی صفر میں آتی ہے۔ شوینهار کی یخصوصیت اس کوشاع مانے مرجور کرتی ہے لیکن اگراس کے خیالات کی گہرائی اور ان کی قدر وہمیت كورنظرد كهاجائ - توكينا يط تام كركانت (KANT) كے بعد بہتيت فلسفى كے شوینہاركا ہمشكل ہى سے بحلے كا- اس حیثیت سے وہ لینے اُساد كانت كاش كرد رشيدتها فلسفيا نظم وترتيب ياتبح اور بمه كيرى مين مكن ب كوكوفى اس سے سبقت سے حائے البین فلسفہ کے اساسی اور نبسیا وی مائل میں جودسترس اس کو حاصل ہوئی وہ می دوسرے کو ناصل ہوسکی۔ " نظريُه علم انساني " يه سركا منات " اور صن وخير كي ما ميت " كي تعلق جو ا مجد تے خبالات دہ محصور گیا ہے وہ اس کی این طباعی اور خلافی کانتیج ہیں۔ ادر اس کوغرفانی بنانے کے لئے کافی ہیں اگرجہ اس کو کانت کے ساتھ بجد عقيدت عتى اوراس كواينا أسّاد ما نبا تصاليكن خود اس كا فلسفه اس مترد زالاہے کہ اس کوسی کے نومن کاخوشرجیں جھنا اس کے ساتھ طلم کرنا ہے۔ نقادول کی رائے ہے کہ شوینها ر کے فلسفہ کالب و لیج لورت کے عام فلسفے سے بالکل جدا گانہ ہے۔ اور بیر رائے سیجے ہے اس کے طسف يمشرتى فلسفه الخضوص اينشده اور بمصفلف كارنك زباده غالب سيض كومجلا "فلسف نجات" كهاجا سكناب ـ

شوبنهار کے سوائے حیات کافی سامان بھیرت لینے اندور کھنے ہیں۔ طامس و بیکرئی دائے میں اس کی زندگی کے دا قعات اور اس کا ماحول اس کی سودا ویت اور تنوطیت کے مطلقاً ذمہ دار نہ تھے۔ خود شوبنہار تسلیم کر حکا ہے کہ وہ دنیا کے بڑے خوش حال اور فارغ انبال لوگوں میں سے تھا لیسکن میں سے تھا لیسکن میں اس سے انکار بہیں کیا جا سکتا کہ اس کے اپنے ماحول اور ذم میں میں اس سے انکار بہیں کیا جا سکتا کہ اس کے اپنے ماحول اور ذم کے میں اس سے مزاج کی نعین کے میدانات اور حادثا میں اس کے کروار کی تفکیل اور اس کے مزاج کی نعین

مين بست زياده حصدليا ہے۔

شوینهار کاخاندان برا عجیب اور مورتی و لانت اور طباعی کے اعتبارے بهت ممازخاندان تها به وك نسلا دلندسيرى لعبى دي (Durc H) تحصيس تويناد كاندكره اس رساليم بور الهدوه اب اور ال دونول كى طرف سے ولندینی تھا۔ اور یہ ولندینے ی فازان حرمت اور صداقت کے سرفروث حذبات کے لئے مشہورتھا۔ شوبہار کے باب منرخ شوبہار کے بردادا اندریاس . شوینهار کا ایک تصد دوایت کی طرح زبان دوموگیا ہے- دوس كاذار اعظم بطرادراس كى لكه ايك مرتبه تابى تنبر دانزبك كى سركے لئے كے۔ اندریاس نے ان كوائے وہاں ہمان ركھا۔ سونے كا ایک ہى كموتھا جس مي نه كوني أتخدان تها نه الكليظي في شديد جارو ل كي دات مفي وانديال براندی سے بھرے ہوئے بہت سے سے لے آیا اور رب کو کرے کے وسن يد انديل كرآگ لكا دى - كره بندكر ديا كيا - اورميز بان اور دو نول تا ہی بہان تھوڑی دیر کے لئے مکان کے دوسرے حصر می جلے گاورجب واليس آئے توكرہ الجي طرح كرم اور آرام ده ہوجكا تھا۔ اس واقعہ سے اندریاس کی جنست عرفی اور اس سے کردار ومزاج کا اندازہ لگا یاجا مگناہو۔ خوینهار ۲۲ رفروری شمه اع کوجرشی ب مقام دانزگ بدا بوا،

جمال أس كاباب منرخ فلور من شومنها را يك متول اور ما وقار اجرشها ركياجا ما تھا۔ ارادہ کی بچتکی۔ ہمت ۔ آزادی خیال اور بے باک عل اس سے مزاح کی متاز ترین خصوصتیں تھیں۔ شوینہاری ماں بو حنا شونہار نے ایک ناول نوس کی حیثیت سے اس ز ماند میں کا فی شہرت حاصل کر لی تھی ۔ اس کی بین آديي بھي اولى مذاق ركھتى تھي۔ جنائج اپني ذاتى متال كوييش نظر ركھتے ہوئے اس نے یکلیہ قائم کیا کہ لڑکے سیرت وکر دار باب کی طرف سے یاتے ہیں اور نہم و ذکا وت اپنی ماں کی طرف سے۔ شوینهارکوایی مال سے کوئی آنس نہیں تھا۔ جیا کہ اکثر تذکرہ نوری

اور نال كوسي سے كوئى عبت مى . ده جوان مى بحين مى اورون باشى اور لذت يرسى اس كيميرين ملى وه اين شوم كى دفا دار بوى دمى . ہنرے کوزندگی بھراس کا سوگ رہا۔ اور بعض سیرت نگاروں کی وائے میں تواس کی موت کا ناکھانی حادثہ کوئی اتفاق نہ کھٹا بلکہ اس نے جان ہو جھ كراية كوخود الك كيا ـ شويم الفطرية سودادى تفا- اس كي كم سن ادر التر یدر ول سے اس کے باپ کی ہولناک موت کی یاد کھی کئی ہیں۔ باب ہی اس کا تنها دوست اورغم گسارتھا۔ دہ اس محلسی تیتری سے لمح بھرکے کے بھی کوئی گیانگت محوس نے کریا تا تھاجس کو وہ مال کھنے کے لئے بجور تھا۔ اس کونیس تھاکہ اس کے باپ کی موت کا اصلی سبب اس کی مال ہی تھی اور مال كے ساتھ اس كى يہ نفرت عمر كے ساتھ بڑھتى كئ اور وہ ہملٹ كى طرح

این باب کے عم اور این مال کے شرمناک روت یر زندگی تحرایا دل خون كرا دما - مال كوهى دوز بروز بيط سے نفرت بڑھى درى جو بيت جلد دسى كى صديك بين كى ميد نفرت رفية رفية شوينها د كامراح بن كى - ال سے نفرت كرتے ده عام بى نوع انسان سے نفرت كرنے لگا - اس نے و اور دنیا کے درمیان نفاق ہے یہ مال اور بعظے کے درمیان تغض وعداوت كے كيسے شريد جذبات مائل تھے ؟ اس كا انداذہ ایك وا تعرب موسكتا ہے . حب شویماری بمبلی کتاب عقل کے اصول اربعہ "On the Fower" ماں خُلُ الله والله و ہوئی تو اس کی ال رقابت اور نفرت سے یا کل سی ہوکہ کھنے لگی " جہار گانہ اصول! ایسامعلوم ہوتا ہے ککسی عطار کے نسخ ل کی کتاب ہے " فوجوا ل بیتے نے طن اور حقارت سے مال کو دیجھا اور کہا۔ مال! یہ کتاب اس وقت بھی ہوا سی جا ہے گی جب کہ کوڑوں کے انبارس مجی تھا دی گما ہوں کو کوئی عكرة بل سكے كى " اس كے بعد شونها ركھر كہمى ائن مال سے نہيں الا -كون كب سخاب کرادائل ذند کی کے ان تجربات و انرات نے شوپنمار کے ظلف کا بنج منعین کرنے میں اہم صدیبیں دیا ہے ؟

بین در حین در محصر بی میاب بر می این اور بات جویاد رکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ ہنرخ شونیماد کی دادی ایک اور بات جویاد رکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ ہنرخ شونیماد کی دادی سے خاندان میں جند بیدائتی عصبی کمزودیاں یا طلب و داخ کی تجربیجینا یا ورانتا جلیں۔ ہنرخ کا سب سے برا اعجائی کو کین سے دیوانہ تھا۔ دوسرا

کا فی کھی ہو جواں سال مرا تصور حواس اور فتور عقل کے لئے متہور تھا۔ اس پیٹ بی ہزی ہو ہو الم سند را در سیحے وصالے عقل کا مالک تھا۔ لیکن بعض دہ موروثی میلانا ت جن کے لئے یہ گھرانا متہور تھا۔ ہتر نے میں بھی نمایا سیخے بی گھرانا متہور تھا۔ ہتر نے میں بھی نمایا سیخے بی قرانا متہور تھا۔ ہتر نے میں بھی نمایا سیخے بی ارتبات کا حامل ہوتا میں عرف ایر الت کا حامل ہوتا ہے۔ ایک طرف تو وہ جوائت خیال اور حوصلہ آذادی سادگی اور سیافی اور بی خالی اور بی مادگی اور بی خالی اور بی مادی کی طرف لے جاتی ہے اور آدی کے مزاج میں لاا آبی ہو بیدا کر کے نظراور قاعد کی طرف لے جاتی ہے اور آدی کے مزاج میں لاا بالی ہو بیدا کر کے نظراور قاعد کے مزاج میں لاا بالی ہو بیدا کر کے نظراور قاعد کے مزاج میں لاا بالی ہو بیدا کر کے نظراور قاعد کی حال دو تا میں گئی ہیں ہو ہو تھی ہے۔ یہ مورو فی میلانات سنو بیمار کے مزاج اور اس کی طرف کے مزاج اور ست حقد بنھا۔

مِنْ جَدِيْ كَا مَنْ اللّهُ الْعِالَمَا عَلَا حِنْ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الله اللهُ ا

شوبنهار اس عصبیت اور تنگ نظری کو قابل طامت مجمدا تقام انگلتان بر انفلاب زوانس کے بعد به طور روعل کے مسلط ہو جی تھی۔ مل کی تصنیف خوبت اور ڈوار ون کی معرکمة الاراکیاب" اصل انواع" اس کے مرفے کے مسال ہی بھر پہلے شائع ہوئیں۔ اور شوبنها ران نصنیفات کا شاید کما حقہ مطالعہ نہ کورکا جس سے انگلت ان کی بابت جورائے اس نے قام کی تھی اس کو بدل

شوبنهاری زندگی میں بہلانا مهواد وا تعریف کیا جی سے در ماس کا باب مرکیا۔

ہیمبرگ کے کئی اجر کے دفتہ میں بیٹھلا یا گیا۔ کچھ وصد بعد اس کا باب مرکیا۔

باب کی خوام ن کا لیحاظ کر کے شوبہار نے کچھ دنوں تک پوری کوسٹن کی کہ اس کو تجادتی زندگی سے دلجبی بیدا موجائے لیکن سادی کوسٹن کوسٹن کی کہ اس کو تجادتی زندگی سے دلجبی بیدا موجائے لیکن سادی کوسٹسن کو انگال نابت موئی آمنو کاراس نے مال سے اجازت نے کوئندگر میں تجادت کو میں ہوا ہوت کے کوئندگر میں داخلے کوالیا۔ میسی زیانے میں اس کو" اوبیات قدمیہ کے پڑھنے کا شوق مواجن سے اب بک دہ تقریباً ہے بہرہ تھا۔ سو مانے میں وہ "کشنون یونیورسی" میں اودیات کے مطالعہ کی غرض سے داخل ہوا لیکن مقصد مطب کھول کوئی اس کو میں اس کو تھا۔

میں اودیات کے مطالعہ کی غرض سے داخل ہوا لیکن مقصد مطب کھول کوئی ا

مناماع من ولسفه كى طون رجحان مها - اس ميدان ميس مجى وه ابنى ازادرائے اور بے لاگ مقيدى بنا برممتا زرم " گنتجن " يس اس كوشو آد سا وقتى انظر اُستا د ملا بحس نے يہ مشوره د ما كه ارسطوا در اسينو آرا سے پہلے فلا طول

اور کانت کا مطالعہ کرنا جا ہے ۔ سسلا ای میں اس کو فلسفہ میں ڈاکھری کی وٹاکری کی ۔ یہ کانت کے مطالعہ کا پہلانیتی تھا۔ اسی سال شوینہا رکما تعاد من جرشی کے شاعر گئے اسے ہوا۔ اس ذمانے میں وہ ویمر میں اپنی ما س اور بہن کے ساتھ تیام پریضا ، اس طاقات کا ایک نیتی ہے ہوا کہ اس نے گئے گئے نظائے ونیا ت "کو تو شیح و تنظر سے کے ساتھ عوام کے سامنے بیش کیا ۔ لیکن اُس کا اچھوٹا فلسفہ جو اس کے اندر ایک مرت سے نشو و نما یا د ما تھا سرا الماع میں مکمل ہوا۔ اور سوا الماع میں "کا اندا ایک مرت سے نشو و نما یا د ما تھا سرا الماع میں شمل ہوا۔ اور سوا الماع میں "کا اندا ایک مرت سے نشو و نما یا د ما تھا سرا الماع میں شمل ہوا۔ اور سوا الماع میں "کا اندا ایک مرت سے نشو و نما یا د ما تھا سرا الماع میں شمل ہوا۔ اور سوا الماع میں "کا اندا سے تینے بیت شیت د تصور "کی صورت میں شار کے موگئا۔

اس سے قیاس کیا جاسختاہے کے شوینہارکے دماغ کی نشو و نما وقت سے
کس قدر پہلے ہوئی۔ تمیں برس کی عمر سے پہلے اس نے اپنے نرالے فلسفہ کی بنیاد
کو نہ صرف سنحکم کر لیا تھا۔ بلکہ اس کی تعمر کی تعمی کا بجی ایک صد تک تمیل موجکی تھی بعد
میں جو کھے کہا وہ حذب داضافہ سے زیادہ نہیں۔

شونهار نے اپنے داغ کو کھی بیکارن رکھا۔ مطالعہ اور غور و تا ال کی اللہ کا ملا کہ کا کھی خطع نہیں ہونے دیا۔ کا کنات اور حیات انسانی مے معلق جتنے مائی ہیں مثلاً قوار تنے۔ جوانات مبایات ۔ طبیعیات ۔ معدنیات فلسفہ نسلبات ۔ عضویات ۔ تا نوں دسب برکٹرت کے ساتھ کتا ہیں اس نے بڑھ و السن می خلیقی قوت دوزانزوں ترتی کرتی گئی۔ اپنی اس فال کتا ہے جینے کے بعد اس نے کھلیں تھیں جس میں بنین گوئی کی گئی تھی کہ کا فیاں مال کے ایک یادگار قائم کرے گی ۔ مین بنین گوئی کی گئی تھی کہ کا والی سل اس کے لئے ایک یادگار قائم کرے گی ۔ مین بنین گوئی کو گئی میں جس میں بنین گوئی کی گئی تھی کہ کا دولان اس کے لئے ایک یادگار قائم کرے گی ۔ مین بنین گوئی میں جس بوری

ہوئی جب وقت "کو کنات بحقیت شیت و تصور" بھیب کو مطیعت کئی آو کو گئی اس کا پو بھی دالا نہ تھا۔ شوبہار اس کی دجہ یہ بتا تاہے کہ اکا ڈی کے علما ہو عموماً " فلسفہ بھیل" کے معتقد تھے سیحی ندمیت کی جبوئی حاست کرکے متا زخرمتو پر اپناحی جا فیمنا چاہتے تھے۔ اس لئے جو کوئی راستبازی اورخلوص کے ساتھ می کہنا تھا۔ یہ لوگ اس کی دشمنی پر آما دہ جو جاتے تھے۔ میں کہنا و کا میں کہنا کا دی کی رجا گیت سے کہیں لہ یا دہ وسی تعزیبار کا دوی کی رجا گیت سے کہیں لہ یا دہ وسی تعزیبار کا دوی کی رجا گیت سے کہیں لہ یا دہ اس کی قریب تھی۔ اس لئے کرسیجیت کی وقی وال رسمنیت اور بدھ مت ہے اور اس ندمیت کو اگر کسی چیز نے خواب کیا کہ وہ میوویت اور اسلام سے ابھی خاصی تورہ بہودیت اور اسلام سے ابھی خاصی نفرت میں۔ کوئی نسبت نہیں نفرت میں۔ کیونکہ یہ ذا ہب اس کی نظری سودا ویت سے کوئی نسبت نہیں نفرت میں۔ کیونکہ یہ ذا ہب اس کی نظری سودا ویت سے کوئی نسبت نہیں

شوہ ہار خود اپنے دمانے میں قدر کی گاہ سے کیوں نہیں دیکھا گیا؟ اس کی دجہ یہ ہے کہ دہ سی نظام حکومت کی قائل دی تھا۔ دہ سرے سے زندگی ہی کو روگ سمجھا تھا تو چر محکومت میں اس کے لئے کیا اہمیت ہو تھی تھی ؟ برجلا اس کے جرمنی اس کے جرمنی اس دقت طرح طرح سے سیاسی خواب دیکھ رہا تھا اور اپنی بہود کے لئے رجائیت کو ضروری سمجھا تھا جس کا شوہ ہمار دسمنی تھا مگر لیجیس بہود کے لئے رجائیت کو ضروری سمجھا تھا جس کا شوہ ہمار دسمنی تھا می اس کی وجہ یہ تھی کہ قوم کی انگھوں سے شاکلہ کے میں شورش جو قدر اس کی ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ قوم کی انگھوں سے شاکلہ کی میں شورش کی جو تر ویش بات کی بات میں جاتا رہا۔ یاس وحرا اس نے علیہ کیا اور آس جو ش وخروش بات کی بات میں جاتا رہا۔ یاس وحرا اس نے علیہ کیا اور آس

وتت شوبنبارکے مطالعہ سے مایوس دلوں کو بہت کھے کین ہوئی۔
شوبنہاری زندگی کے باتی حالات مختصراً یہ جیں۔
چندسال اطالیہ اور دوسرے مالک کے سفریں اور برتن میں ایک
ماکا میاب پر دفنیسر کی حیثیت سے گزارے سام ایج میں دہ فرنگفورت میں
چیلاگیا اور سام المائی میں دہیں متقلاً بودو باش اختیار کرلی ۔ ۲۱ رستم برا المائی کو وہ اس دنیا سے جل بسا۔ اس نے تمام عمر تجرد میں بسرکی جس یا دگار کا ذکر
ادیر آنچکا ہے وہ فرنگفورت میں ہے۔

ما يعد الطبيعا ب

شوینهارسے ماریخ فلسفیرس ایک نی تحریک شروع ہوتی ہے۔ اب تک فطرت کے نظام کو فلار فرحکمت و بھارت پربنی انتے آئے تھے۔ کا کنات نام تها ايك معقول انضباط وترتيب كا- قضا و قدر كى ہريات مي ايك صلحت تھى. جنى نوع السان كى فلاح وبهود كى غرض سے تھى - اس فلسف كا سے زير دست علم بود رجمنی کا منهور صاحب فکرمیگل تھا جس نے کا نہت کے نامیل فلسفہ کو عذف واضافہ کے بعد درج کمال کر بہنجانے کی یوری کوشش کی مملک اوراس کے ہم خیال فلاسفہ نے عقل یا قوت فکری کونفس انسانی اورنفس של שי ישתנישלני" (ABSOLUT IDEA) "של בינינים خصوصیت سمجد رکھا تھا لیکن شونہاراس کروہ کا سخت مخالف نکل اس کے خيال مين حين قدرت كالمدني مهنى كالأننا بهتم بالشان ما يا جال تيميلار كها ہے۔ وہ ایک اندھی قوت ہے جو سرنا سرس یا ادادہ ہے۔ اس میں کہیں سے اسرلال علی کی صلاحت نہیں ہے۔ وہ جو کھھ کرتی ہے اسے ایک وفتی ایجارے مغلوب موکر کرتی ہے۔ نظام کائنات بیں کوئی معقول ترتیب

نہیں ہے۔ زندگی در اس تعرب کا ایک اندھیرہے اس لئے ہم اس سے نجات یانے کی ہر مکن کوشسٹ کونا جائے۔ اب ذرا آ بئے شوپنہا رکے ما بدلطبیعات کرسی قدر تفصیل کے ساتھ غور کریں۔

על ייני אורשערט נפנישל לפופר איינים (EMPIRICISTS) كے ماتھ ماتھ جلتاہے. اس صد تك تووہ اپنے اُتا دكانت كام آبنگ ہے كحين دنيا كا تجربهم كوبوتات ده صرف مظا برد وادف كى دنياسي بين يدده اس كي حقيقت د مانسيت كيا ہے ؟ ہم اس سوال كاكونى تطعى جواب بيس ك کے نفس انسا این فاص بنیں یا وارض (FORMS) رکھتا ہے۔ یہ عوارض ان رکان ہیں۔جب ہارانفس نماری سے دی ہوئی کسی چر کو محوس کرتا ہے نو یہ اُن یں انھیں سنتوں کے مطابق تصرف کرلیتا ہے ہی زمان کان عظیرہ رہ کہ ادانفس کی چیز کو محوس ہیں کرسکنا۔ کو یا بھار جی نے پر نفس این مراسگاتا ہے اور اس کی اصلیت بدل دیا ہے اور تب اس کو صور كرياتا ہے۔ اسى طرح جب ينفس كى جيز كوجا ثنا ياسمجنا جا ہما ہے تو يہلے اس چزیں اینے دیند" اعتبادات" یا "عنوانات" (CATEGORIES) کے متعلق کھے تبدیلیاں بیدا کرایٹا ہے اور تب اس کو سمحقاہے۔ سوینہار نے نفس صرف ایک اعتبار باعنوان مانا ہے اور وہ تعلیل تعنی علت ومعلول کا تعلق ہے۔ اس تعلق سے برطرون مو کر ہا دا نفس سی چیز کو سمجے مہیں سکا ۔ خلاصہ یہ IN ITSEB) "ב יולוב" (ITSEB) ציא את צל של בייש אבשל - ובנ כפוד פושוט (NOUMENA)

کی دنیا ہا دی سرحدادراک سے بہت ہے۔ یہاں کک کانت اور شونیہار میں اگر اور آسانی کے ساتھ اس کو نظرانداذ کیا کوئی اختلاف ہے ۔ یہاں کی کانت اور آسانی کے ساتھ اس کو نظرانداذ کیا جاسکتا ہے ۔ نے بالذات "کے وجد و کو دونوں سلیم کرتے ہیں اور دونوں خیال بہتے کہ یہ نے بالذات " نفس انسانی کے سمنیات واعتبارات کی دسترس بہتے کہ یہ نے بالذات ان کا دسترس

- ニッドンドルニ

يهاں سے شوينهار كى راه الگ موجانى ہے۔ وہ كہنا ہے كه افسان يحق ایک صاحب وقون با صاحب تعقل نہیں ہے۔ ہم صرف فارج سے ارتبالات نہیں فیول کرتے. جب ہم اپنے شور کا مطالعہ کرتے ہیں قوہم کو ایک محرک قوت كااحاس موتاب بم الي حم من حم وقت جوحكات وسكن ت جامي بيا كرسكتے بين - ہمادے اندر قات انفعالى كے علادہ ایک قدت تعلی صبى ہے - يرقت تعلی ماری اصل من ہے۔ ہم اپنے کو دوحیتیت سے ویجیتے ہیں۔ ایک توہم اپنے كوابك محرك توت ياتين حس كوعوث عام مين "ادا ره " كتي ين وومرى طرف مم اسے کو اور یاجم یاتے ہیں۔ جو فاری دنیا سے محوسات کی صورت مين نفس تبول كرما ہے۔ ہمارے شوركوجب فود ایا شورسولا ہے تودہ اپنے كو" اداده" بانا م يمكن اوراك با تعقل كى صودت مي ده اين كوجهم بانا الم الما من الله الما المادة " الدادة " الدادة " الدادة " الدادة " المادي المالي الما

محض ایک مظریے ۔ ____ اس خیال کو لے کر شوینهار آگے بط مقاہے۔ یہ کہا جا چکا ہے کہ جب اس خیال کو لے کر شوینهار آگے بط مقاہے۔ یہ کہا جا چکا ہے کہ جب بینی ہم اپنے باطن کا مطالعہ کرتے ہیں توہم کواپنے جبم کا احساس ہونا ہے۔ یعنی

ہم ادادد کو ما و و کی صورت میں محسوس کرتے ہیں۔ اس شال کو بیش نظر رکھتے بوئے ہم مجاطور ہے میتے الل سکتے ہیں کہ لائنات میں جتنے اجما و مادی ہیں وه سنب عام اس سے کہ ذی حیات ہیں یا غیروی حیات ایک بی "مشیت" سے نت نے جلو ہے اور دیگے۔ اونی مخلوقات میں یہ" مغیت " محض ایک اندهی قوت کی صورت میں ظاہر ہونی ہے لیکن انسان اور دوسری اعلیٰ اور وى ستور مخلوقات بن اس "مثيت "كوخود ا پياشعور مو نے الكي ہے -تطب نائ مقاطبی سوئی بمیشه شال بی کی سمت اثباره کرتی ہے۔ اگری یم کواویرسے نے گرایاجائے تو وہ میشہ بیعی گرتی ہے یہ اور اس تسم کے اور بے شمار دافعات اس بات کی دلیل میں کہ قدرت کے سازے کا رفانے بی كوئ : كوئ قوت كارفرما ہے ۔ جو بالكل نعنى انسانى كى أس قوت كى طرح ہے حس كواداده كتي إلى ونيائے نباتات ميں اگر و كھا جائے توسى"مغيت" نوادر باليد كى كى سورت من كام كرتى بوى لمتى سے يى "منيت" جوانات كى زندگى اوران كے حركات وسكنات كى در دار ہے - اور توقع و ماول مے محاظ سے جریں ساکرتی رستی ہے۔ ایک جنگلی جا نورس کو تنکار کر کے اپنا يبط بالنام وتاب شكاركيو كرك كاركيو المركاب ؟" شيت ني الله الله الله يني بني على دانت ادرائي اعضاب وعضلات مميّا كي جواس كام كوانجام فين مے دری می روری کے عرض کہ جمال و سکھنے ہی قوت کام کر ری ہے۔ یہ " بان لين الون زندگي كو اصل دوس مين حري كوكانت نے " بالذات "كه كرطال ديا تها وه يهي منيت " ہے -

سنیت ، جاسل کا رات ، برق ، اور دوسری صور تول مین ظهر بنرید وزن ، تجاذب کیمیاوی ، حرارت ، برق ، اور دوسری صور تول مین ظهر بنرید بوتی رستی ہے ۔ انسان میں شعور بن کرردنما ہوتی ہے ! مثبت "کا ظهر انسان میں اے درجا کمال کو بہنج جاتا ہے ۔ بہال بہنچ کے وہ اپنی ضرورت کے موافق عفل بیدا کردی ہے جس موافق عفل بیدا کردی ہے جس کو این الدی حیث یہ جس کو این اکام انجام دے کے لئے دوران ارتقایس بیدا کردی ہے۔ کا کہ دوران ارتقایس بیدا کردی ہے۔

یمشیت ہاری قرت اوراک ، حافظ ، سخیلہ اور ہارے تصور و استدلال پر پوری پوری حکومت کرتی ہے۔ بینی مشیت کے خلاف نہ ہم گوئسی ہے۔ بی مشیت کے خلاف نہ ہم گوئسی ہے۔ بی کا درک ہوتا ہے۔ نہ کوئی بات ہم یاد رکھ سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ہما رہے شام کو الف و افضال ذہنی اسی مشیت سے تابی ہیں۔ عوانا مت اور الن سے اور فائ مخلوقات شرا نبا ات اور جا دات میں عقل وشور حسب مراتب کھٹے گھٹے تقریباً الدو ہوجاتے ہیں لیکن شیت ہے ساری مخلوقات ادنی و اعلیٰ کی جان ریباں اتنا اور جان لینا ضرور سی ہے کہ شو بہمار ایک و اعلیٰ کی جان ریباں اتنا اور جان لینا ضرور سے کہ شو بہمار ایک فاظ سے ارتفاز کا قائل تھا۔ اگر جے وہ اپنے نظریہ ارتفامی اورار تقالین کی جان دیباں اورار تقالین اورار تقالین کی جان کے بیاں اورار تقالین کی جان کے متنا کی کھٹے کہنا ہو کھٹے کھٹو کھٹے کہنا ہو کھٹے کھٹو کھٹے کہنا ہو کہ

شوبنها رماعفیده محقاکه یامشیت "بالذات کولی دانایا دی شعورضا نهیں ہے بلکہ رعکس یا ایک اندھی اور غیرشاعرقوت ہے جو استی کی ظرف مامل ہے۔ مجھواس لیے نہیں کہ متی کو وہ کولی اجھی جیر جھیتی ہے بلکمہ اس

کے اندر سے ہونے کی ایک غیر معقول خابش موجودے ۔ اس کے بعد سے توہما كافلسفه كيد الجما بواساب "منبت" كمتعلق بتا ياكياب كه اس كے اندر مز تو زمان ومكان موجودين اوريذانفراويت - وه لا متنابى ب- ايك ب اور غيرمسم ہے . اب سوال يربيدا ہوتا ہے كر كيركائنات ميں يہ تنوع اور سخص كمال سے آيا؟ اتے اتعام اور افراد كيول كريدا مو كے ؟ اس كثرت اور تعدد کی اصل کیاہے؟ اس کا جواب شوینہارنے جودیاہے کسی قدر مہم اور غیر واضح ہے۔ اگر" مثبت " ز مان دمكان كے زيرا تر ظهور ميں نہ آجاتى تو ي تنوع اور تحدد عبى نه موتا - زمان ومكان انفراد اور انفصال كى جرابى . الميكن زمان ومكان بي كيا وكيا وه مشبت سه الك ايناذاتي وجود ركهت بين، شوینہار نے اس یہ کوئی مفسل بحث نہیں کی ہے۔ کانت نے زمان ومکان کو سيئات ذمنى تا يا تقا . لكروه دونى كا قائل تصاب شے بالذات " ج قرب تریب ماقه کا مرادف ہے اور ذہن جو ماقه کی ضدہے۔ جنانج کانت کے زمان ومكان كے سمجھنے میں كوئى وقت نہيں ہونى ۔ ليكن شوينها رسام موجودات كى اصل منيت "كوتا ألهد البي حالت بين ظاهر اكم منبت إى ف زمان ومكان كويداكيا موكا اورخودكوان بندشول بين حكرا موكام خود شوینهاد اس جگه این کو کم وریانا ب اوراس کم وری کو عسوس كرتے ہوئے كہنا ہے: فلے ميں ديافيات ، طبيعات كى سى صحت بيس استى، رباضیات دغیرہ کو چنکہ واقعات سے کوئی سروکارنہیں ہونا اس لئے ان مين جن قدر منطقى صحت سے كام لينا جا ہے كے ليے . ليكن حب آت افغات

كى دنيابى آين كے تو آپ كومعلوم موكاكد كارخان تدرت كى سرچروكى نہ کوئی امیاب لو ضرور ہو تا ہے۔ جس کی توجیہ لا کھ تنقیدو لفحص کے بعد بھی منين كى جاسكى ـ اس كاسب سے برا اسب به تا يا كيا ہے كا سبت " خود اندهی ہے ادر بغیر کسی منطق کے کام کرتی ہے۔ اس ملك كو سمجينے سے يہلے متو ينهار نے افلاطون كے" نظرية تصوات" (DOCTRINE OF IDEAS) ہے. افلاطون عالم مثال کا قائل تھا۔ ونیائے محسوسات سے یرے ایک دنیا ہے جاں مختلف تصورات یا از ی تموید و بیں۔ ہاری دنیا میں عين انداع مخلوقات بي وه سب الحيس مونون كي تقليس بس - شوسنها د كا خيال عبى يي تفاده بي ابن تصورات كاقائل تفا-محروه أن كد مفيت" كى نود كے مختلف مدادئ جھنا نفوا- دومرے الفاظ س" تصورات" منيت" ا در اس کے مظاہر کے درمیانی تعلقات ہیں۔ بیض " تصورات "ادنیا درج کے ہیں۔ مثلاً معدنیات ، نباتات اور سے درج سے جواٹات وغرد کے تصورات ورابعض اعلیٰ درج کے من سلا حیدانات اعلیٰ اور ا نسان کے تصورات " تنوینار کے خیال کے مطابق ادنی درے کے مخلوقات سلاعیر نامیاتی (عمام محمد کا استیااور نیاتات می کوئی انفرادیت نہیں ہوتی ۔ انفرادیت صرف حوانات اعلیٰ ادرانان میں پانی جاتی ہے۔ ہاں اس مئلری دضاحت کے ساتھ جے ف كرنے كى خرورت نہيں ہے۔ اتناكم ديناكانى ہے كوشوبنار في الى رغورنہیں کیا کہ تعد و اور کشرت کے ساتھ الفراویت کا بایا جا الازی ہے

ہاں یہ خرورہ کہ کھلوقات اونی میں ایک فرد اور دوسرے فرد کے درمیا

کوئی نمایاں ابر الا تعیاز نہیں ہوتا۔ گرچیریے امتیاز کیا کم ہے کہ ایک ایک
چیز کو ہم ایک کہتے ہیں اور دوسری چیز کو دوسری ۔ ہاں تو بجث نظریے

تصورات سے تھی : یہ تصورات عرفانی ہیں ۔ افراد پیدا ہوتے ہیں ۔ افراد

گر بہتیں ، ادریہ تصورات غیرفانی ہیں ۔ افراد پیدا ہوتے اور مرتے دہیں گے

مگر افوام ہمیشہ سے ہیں اور ہمشہ رہیں گے ۔ جنا نجہ اگر کوئی شخص خودسی

کر لے تو اس کی الفرادی ہی تو ضر در مسط جائے گی مگر اس کی نوعی

ہمی باتی رہے گی ۔ اور "مثیت " کا وجود جو تمام ہنگا کہ مہنی کا بانی ہے

ہمیتور باتی رہے گی ۔ اور "مثیت " کا وجود جو تمام ہنگا کہ مہنی کا بانی ہے

ہمیتور باتی رہے گی ۔ اور "مثیت " کا وجود جو تمام ہنگا کہ مہنی کا بانی ہے

بین کشاکش اولم ما ابد باقی است فناکی است توخواهی بزی و خواه بمیر

اس سے یہ معلوم ہرتا ہے کہ شوبہار شیخ معنوں میں ارتفاء کا قائل مز مخفا ، کیونکہ وہ ازلی اشال یا قصورات " براعقا در کھتا تھا۔ اور ال فتا شما کی گنجا سُن نہیں ہے ۔ لیکن اُس نے ابنی تصنیف بریگا"

میں ارتفاد یا انحطاط کی گنجا سُن نہیں ہے ۔ لیکن اُس نے ابنی تصنیف بریگا"

(PARE RAA) میں سورج اور نظا تم سی کی پیدا شن کے سئلت جرکھا ہے اس سے بیت جو لئے اکھا ہے اس سے بیت جو لئے اکھا ارتفاء کی باہت کوئی منتقل اور اُٹل رائے نہیں کھتا میں کہتا ہے کہ جاری دنیا ابندا میں ایک سدی مختار فور بہاری دنیا ابندا میں ایک سدی مختلف اور سے گزرکم مختار ارتفاعی جائے میں کھی مختلف اور بے شاداد رنقاعی مہلیتوں سے گزرکم مختلف اور بے شاداد رنقاعی مہلیتوں سے گزرکم مختلف اور بیت کوئی مہلیتوں سے گزرکم مختلف اور بے شاداد رنقاعی مختلف اور بے شاداد رنقاعی مختلف اور بے شاداد رنقاعی مختلف اور بی مختلف اور بیت کا میں کہتا ہے کہ میاد اور نقاعی مختلف اور بیت کوئی مختلف اور کوئیل کے کام کی بیت کوئی مختلف اور بیت کوئیل کے کہ جوئیل کے کہ کوئیل کے کہ بیت کوئیل کے کہ کوئیل کی کوئیل کے کہ کوئیل کے کہ کوئیل کی کوئیل کے کہ کوئیل کی کوئیل کے کہ کوئیل کے کہ کوئیل کوئیل کے کہ کوئیل کوئیل کے کہ کوئیل کے کہ کوئیل کے کوئیل کے کہ کوئی

وہ موجودہ ہیے تک بہتی ہے۔ اس کے علاوہ شوینا رجیدللبقا اور" انتخاب قدنی" کا بھی معقد معلوم ہوتا ہے۔ قدرت کے تام مطابریں ایم ایک قسم کی زور آزائی ہدری ہے۔مطلب یک سرچرزانے کو زندہ زینے کا اہل "ابت کرے۔ اس کارزاریں اعلیٰ تصورات کے مظام بہتے اوئی مظام مے فع إكران كوانيا تابع بنائے دہنے ہيں. مكريا دني مظاہر بيت و نابود نہيں موجاتے ملک غلامی کی زنجرے دبانی انے کی برابر کوشش کرتے رہے ہیں۔ شونہار کا یہ نظریہ جوترب قریب نظریہ ارتقاء کا ہم حتی ہے۔ اس کے نظریہ تصورات سے قطعاً متضادہ ہے اور ہماری بھے میں نہیں آتا کہ دونوں مطابقت كيونكرك جائے ؟ خود شوينهار اپني اس خامي كومسوس كرنا تھا۔ مگر با وجود يورى كوشفش كے أس كو دور نه كرسكا - بهال ہم كوياد ركھنا جا بينے كه اس وقت يك دارون اورواليس كے فلسفرار تقاكا دجود تهيں تھا۔ علم ادر فل كوشو بنهار اسى" مثبت "كى ابك ارتقالي صورت بمقاتقا-الين كوعالم ست وبودي لانے كے كئے" شيت " مختف آلات براكرتى رہتی ہے سنی حب ایک صورت کو اپنے گوں کی جربہیں یا تی تو نے اعضا اور نے قوابداکر کے دوسری صورت اختیار کرلینی ہے۔ بیشیال میں مسلم ارتقاد سے بہت ترب ہے اور شویہار اس سے قطع نظر نہیں کرسکا۔ وہ و محصا تھا کہ حیوانات میں جو توت اونی جس سن کرظا ہم سونی ہے۔ دہی نسان من اکر عقل والتدلال کی قوت بن حاتی ہے۔ بہاں کر انسان تصورات We a iby U. 5 Z 2 Sto (ABSIRACI ibE a 5) 033

97

اس کے یعنی نہیں کو انسان اور دوسرے محکوقات کے مقابے میں آوادو محقار ہے ۔ نہیں اور جی اسی طرح بندگی اور بیجارگی کی کڑ یوں میں جکڑا ہوا ہے جس طرح کا منات کی اور چیزیں ۔ وہ بھی انھیں قیود کی یا بند ہے بن کی انھیں قیود کی یا بند ہے بن کی یا بند ہے بی انھیں تیود کی اور چرند کے یا بند کی شجر و ہجر، جیانداور مورج ، ختکی و نری اور چرند کے لئے لازمی ہے ۔ محتقریم کہ انسان بھی اسی ناعاقبت اند مین "مشیت "کا فعالی ہے اور جس عقل اور قوت اس لال ہے اس کو ناز ہے دہ محض چند او زار کی حیث نہیں کی حیث ہیں جن سے "مشیت " این کام کرتی ہے ۔ کیا یہ مکن نہیں کی حیث ہیں جن سے "مشیت " کی فعالی سے آزاد ہوجا کے ؟ کہلی ہما دی حقق اور ہما دی دوج "مشیت " کی فعالی سے آزاد ہوجا کے ؟ اس مگل بر تیونہا رکی " اخلاقیا ست " اور " جا لیات " کے سلسل میں بحث اس مگل بر تیونہا رکی " اخلاقیا ست " اور " جا لیات " کے سلسل میں بحث کی جائے گئی۔

الانافي وابن واب- دو كتاب يا عجه كالمنت " اندى بهان ووران انفراد وتشخص مى سرفرد كے اندر حسب استعداد ایك قوت بسيدا ہوتی دہتی ہے جس کو ہم تعور کہتے ہیں اور جو بتدریج کم اندھی ہونی جاتی ہے بهان مک که انسان میں بر تعورصاحب تمیز اور وی جم بوجا تا ہے۔ اس طرح الريم تمام افراد كولاكانات يرغوركدي توام كومعلوم بوتا ہے كه كائنات كى بدائن ايك علت غانى كومد نظر كه كرم دى ب اورياس غانى انسان ہے۔ يرسادا بنگام ارتقاد ظهور آدم كے لئے تھا۔ بن نے شوہار کے فلے کو مہل اور سمجھ من آجانے کے قابل بنانے كى كوت تى كى سے مائن عربي عند باش بيں جو بھوس بيس آئيں اور جن كو خود شونهار نے بچھا نے کی کوشش نہیں گی ۔ ب سے پہلے توہم کو بہیں حکوم ל" ונו נפ משונה" !" ביי (UNIVERSAL WILL) (בנו וفرا د ى ادادوں مین اس مثبت مے مطابر س کو تم کانعاق ہے ؟ دوسرے سے بات كى طرح بحيس بنيس آئى كرابك اندهى اور ناعاقب اندلت "مشيت" سے بدرایج الفراد وارتفاد آخرس شعور" دفياني و قطعاً عاتب اندلت ور دور دس سے کیو کرمیدا ہوگیا ؟ سری شکل کو خود شوہ ارنے اسے بعد مے تصنیفات میں طل کرنے کی کوشش کی ہے . جبیا کہ پہلے موال کویا جاچکاہے۔ زمان دمکان کہاں سے آئے ہیں ؟ اس کا جواب شوہمار نے دے دیاہے۔ زمان ومکان انفراد یت کے اساب ہیں ہیں بلکہ خود انفراوست كرسائ يندا بوك ين ا-

سلے شوپناد افراد کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا۔ الحقیق وہ سرتا سے نانى اور" نشيت كي تا يع مجها تقا - يناني وه تناسخ يامعا وكا قائل من تقا مكن بعدكواس نے انفرادست كى اہمت كوسلىم كوليا- چيزوں كى فروست ف نہیں ہوتی۔ تناسخ کا تو وہ اب بھی منکر تھا لیکن اب آس نے باز آفرینی یا تحدد امثال کا نظریسوی نکالا جرا کا خلاصہ بہے کہ ایک انفرادی تعدد اے جدعمری سے عدا ہوجانے کے بعد عمر کوئی مرکو کی صورت اس عالم آب وركل مين اختيار كرسكرا سي - - الفاط ديگر شونها دي افرادكي حدا گانه حقیقت کو مان لیا اور اس نے اس کو اس قابل بناویا که وہ اسے اخلاقیات کوتر تمی وے سکے دریز اس سے سلے اس کی اخلاقیات کی بنیادی تمرود تھی۔ کبونکو افرادیم اس وقت تک کوئی اخلاقی فرض عائد بنين بية ما -جب تك كه آب ال كى انفرادى حقيقت كويذ ماشي أور افراد كوكسى حديك آزاد وخود مخارة مجيس -جب م كونى الفرا دى حيثيت بى بىس د كھتے، ياجب بم مجود محض ميں تو ہارے كے صواب وناصواب خروشر كاسوال بى بىس الخضا-

اکٹر اقدین کی دائے ہیں شوبنہا دوحدۃ الوجود کا حامی تھا۔ ایک اعتباد سے بیردائے ہیں شوبنہا دیے بیال "مشیت " وہی درجو کھتی ہے۔ بیتونہا دیے بیال "مشیت " وہی درجو کھتی ہے۔ جو اسینوزا اور دیگے مؤصدین کے بیال خدا کی ہے۔ لیکن شوبنہا دی ہے اندھی ہے۔ بیضا کہ بار بار بتا یا جاجیکا ہے اندھی ہے۔ بیضا کہ یہ کا منا ت خدا کی دغیرہ کا خدا حکیم و بصیر ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ بینتھا کہ یہ کا منا ت خدا کی

وحمی اور کرلی کا بنوت ہے۔ شونہا رخلقت کو ایک روگ بھا۔ ۔ زندگی کی بنیا سربيب - نفيانيت اورغوية كاده جابدانه ميلان جي مفيت "كى نطرت ہے دنیائی تخلیق کا اس توک ہے اور زندگی کی قدیم اور ازلی دشمن موت ہے، زنده طال برائح السال مرده ماضى مي محورة اجانا ہے۔ بيدائش کے وقت موت بم يدانيا حق جاليتي ب يعنى زندكى نام ب عض التواسي موت كا- زندكى الك مهلت متعادي ليكن عجب بات م ك توو تويناراس مهلت متعاد" كوب انتهاع يزركه الحقا . وه موت كے خيال سے كانيا تھا-ایک بارجكم برلن ميں بمضم كھيلاتو بارافلسفى جينے اس جوش وخروس كے ساتھ ذندكى كوب اصل وغايت بنا يا تقاا درترك زندگی كی تعليم دی تقی ايا خوفر ده مواكه بدواسی اورسرامی کے عالم میں تہرہے جھاگ کا اور بیلز بہنجا۔ وہاں حیک محصلي تود بال سے محال كر ويرونا ميں ياه كى ، اس دوران ساسى د ماغ اتنا يراكنده مواكه عرصة ك اس دسم سي مبتلار لاكد ده زبر الاسفوت تكل محيا ہے۔ بہرطال اس کے فلسفہ کا سفام ہی کا تھا کہ جمال تک ہو سکے افسان کوشیت كى بىن ئى بونى بىرىوں سے آزادى اور زندگى سے شاہ صل كرنے كى يورى كوشش كرناجا سي مريد كو كومكن سي واس كاجواب فونهاد كے جانات الد اخلاقيات بين كي كا--

جاليات

شوبہار کے فلے کی دیک خاص کوائ" جالیات "ہے جس سے اس ی تنوطیت (pessimism) کے لب دلیج کی تلی مد تک گھٹ گئی ے : جالیات "فلیفی وہ شاخ ہے جوش اور ننون تطیفہ سے علق ہے۔ تنونها الاخبال عقاكه اكراج وثيا ببن من وعشق، فنون تطبعه اورندب كا دجود منهونا تو ييم اليا يا من كونى اليا داد و منه تقاجس سے ذرقى كى المناكل ادر زمانه كى ملخيا ك كھٹائى جاسكتىں ۔ يہ ي ہے كہ زندگى ايك لا تنابى للله ب بلاول اورهيبيتول كا- قدرت كے كارخاندين جدهرمظر أعفاكر و يھے دوا دوسش کا ایک طوفان بریاہے۔ مرطرف نفنی نیری ہے ۔ کانا ت كاذرة ذرة الني غرض كى جال جل المحد كويا زندكى كاب كو ہے- اكاب میدان کا د زاد ہے جس میں کل مخلوقات سرکدی کے ماعظر کیا اور پھر اس تام کارزار کا ملیجه دری ناکامی اور کف افسوس لمنا بیض دفعه سهار ا يراحاس بم يراس طرح جاجا تا ہے كہم سراسيم ہوكر جال آ تھے بن

المينونها

م نکیس جدهراً تفائے اک حشرزار ہے ایم تی کس دیا دیں عمردواں مجھے

سکن ہم اس مصبت سے اور اس جدوجہدی تیامت سے نجات ہی باسکتے ہیں۔ اور اس کی صورت یا تودھیان اور گیان ہے یا سٹ اعران محویت اور جال ہرت یہ شوینہا دنے اس لئے علوم اور فنون تطبعہ کو برط می امہیت دی ہے مگر اذا زسے معلوم ہوتا ہے کہ فنون تطبعہ کو وہ علوم جمر ترجیح دیتا تھا۔ اگر چرکہیں اس نے کھلے الفاظ میں اس کا اعتران نہیں

شاء انه عویت جوتهام فنون لطیفی سی بیمان ضروری ہے۔ ہم کو دنیا
کے انکار وا لام سے بیم کی اور خوشی سے اک وم بے نیاز ہوجائیں۔ اگر
قابل بنا دیتے ہیں کہ ہم رہ اور خوشی سے اک وم بے نیاز ہوجائیں۔ اگر
انسان میں اس طرح حسن بینی کا ملکہ پیدا ہوجائے تو جا ہے کہیں در حقیقت
بخش "کا دجود ہو یا یہ ہواس کو ہر جگر حسن ہی حسن نظر آگے گا اور پیر اس
کی روح اپنی خودی کو بھول کر "مشیت "کے تیو دسے آزادی حال کر سے گی۔
فنکا دوں اور مفکروں کا شورتهام انفرادی تعینات سے معرا ہو کر اس
قابل ہوجاتا ہے کہ تصورات کا غیر ذاتی اور بے تعلق درک کرسکے۔ اس

طرح وہ زمان اور مکان اور تعلیل کے تشخصات سے باہر آکدلا محدود ہو۔ جاتا ہے اور مکان اور دکرفت سے رہائی باجا تاہے۔ فنکاری ہم کواس

قابل بنا دینی ہے کہ ہم وجود کے خارجی اور داخلی اعذبارات کو مح کرکے موجودا

کے ازلی نو آوں کی غیرحادث ائیت کا احاط کر کیں۔ جائیاتی وحدان عض تعتقد
کی نمائندگی کرتا۔ شاعری مصوری سنگر استی اور نن تعمیر سے ہر ترفن ہے ۔ میکن
سب سے افضل نن ہو میعتی ہے جو ادی دنیا سے بلند ایک دوسری شالی ونیا
کا نام ہے جو کل مشیت کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس سے اندازہ موالہ کے کرشونیا
کا نام ہے جو کل مشیت کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس سے اندازہ موالہ کے کرشونیا
محاسل انظام فکوکس قدرستنا تفس ا درغیر مدال ہے۔ میکن فنکاری کے بارے
میں اس کا یہ خیال نا قابل تردید ہے کہ وہ انسان کا وہ اکتاب ہے جس سے نہ
صرف زندگی کے تام آلام و تین کی اللی ہوجانی ہے ملک اس کے دریعہ وہ اس نے زندگی پرفتے یا جاتی مسل اور غایت دونوں کے اعتبار سے مراس

اس کواگر بهخونای تو یون شخصی که بم لاکه آزده و اور ولگر مون لاکه باری زندگی کا با بمواد بول ناکه به در کرد که اس لاکه بهاری زندگی عذا ب به بولیکن جن وقت کوئی ول بن تصویر بهار ب سامند آجاتی به یا کوئی لطبعت منع یا و آجاتی به یا کوئی لطبعت می اور ایش ایک روح ید ور کمیفیت محکول کرنے بیل و با تربی اور ایس وقت به یا که دول کرفینیت محکول کرنے بیل و در ایم خود کوئنایی در و ایگر کیون نه بهو و در ایم خود کرنایی در و ایگر کیون نه بهو در ایم خود کرنای در و ایگر کیون نه بهو در ایم خود کرنایی در و ایگر کیون نه بهو در ایم خود کرنایی در و ایم کرنای کرنای ایم وقت بهاری ایم نوش کرنای کام زندگی کی صلیت یا حافظ ایم کرنای کوئیس تو کم از کم اس کی به نیت کویرل دنیا ہے و در در تربی کی کی صلیت کوئیس تو کم از کم اس کی به نیت کویرل دنیا ہے و در در تربی حقیے در در در تراکاع

اور اردی جیے باس اگیز افسانہ نوٹس کویڈ سے کے بعد شاید ہی کوئی زیر رہے کی تاب لاسحتا۔

زرگی کا راز اظهاری ہے۔ اظهاری آجائے کے بعد ہرجیز کے
اندر ایک نی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ ہم سب جانے ہی ادر اس کا
دکھر ہم سب کو ہے کہ گردش آیام کا کوئی اعتبار نہیں۔ آج بچھ ہے کل کچے۔
کیس شادیائے نے رہے ہیں، کہیں اتم ہور ہا ہے۔ عالم فافی کا رنگ
دیکے کر سبھی کے دل سرد ہوجاتے ہیں۔ لیکن جی وقت اسسی
حقیقت کو شاع رہنی زبان میں یوں بیان کرتا ہے۔ سے

به باغ دسر بهاد وخردان مم آغوش است زمانه جام برست و حبث انه بردوش است

تونة جلنے کیوں ہم کور صرف دھا رس بندھ جاتی ہے بکہ ہم این اندر جینے اس ان ایک مورون تو میں ایر نون تعلیم این اور نون تعلیم این مورون تو میں میں مورون کے بین شاعری اور نون تعلیم میں مورون کے بین میں مورون کے بین کے اس مورون کے اس کو یہ مانیا پیرا کو این ایک ایسی مورون کی بہتے سکتا ہے جہاں اس کو " غم میں مورون کی بہتے سکتا ہے جہاں اس کو" غم میں میں مورون کا بیا ہے اور ایم شونہا مرونہا کہ میں میں کا بیات "سے کسی قدر تفصیلی بیات کریں ۔

شونهاد کے نظریہ "جا ایات " کو افلاظون کے نظریہ تصورات "سے " بہت گہراتعان ہے۔ یہ تبایا جانچکا ہے کہ بقول شوینها ریصورات مشیت " بہت گہراتعان ہے۔ یہ تبایا جانچکا ہے کہ بقول شوینها ریصورات مشیت " مختلف مادرج ہیں۔ ختنے مظاہر دھاؤٹ اور جفے تشخصات و تعینا ت دنیا بین ہم کو نظر آتے ہیں دوسب نہان دمکان اور تعلیل کے تا ہے ہیں بیکن تصورات ان تیو دست بالکی آزاد ہیں اور اسی لئے ان کو حدوث اور کرخت کے ہنگا مہ سے بھی اُن تھال ہے۔ چونکہ افراد انسانی خود برحینیت اسناد کے ہنگا مہ سے بھی اُن تھال ہے۔ چونکہ افراد انسانی خود برحینیت اسناد کے ہنگا مہ سے بھی اُن تھال کی زخیروں میں حکرات ہوئے ہیں۔ اس سے کے ذمان ومکان اور تعلیل کی زخیروں میں حکرات ہوئے ہیں۔ تصورات ان کی دسترس سے باہر ہیں، تصورات کے علم کے لئے خروا کی جانے والا اپنی فردیت یا خودی کو فراموس کر ہے۔ بعنی مصرع ۔ جاکہ جانے والا اپنی فردیت یا خودی کو فراموس کر ہے۔ بعنی مصرع ۔ " بہلے دل گداختہ بیدا کہ ہے کوئی "

باب دوسرے شاعرے بر۔ در رہ منزل کمیلئے کہ خطر ہاست ہجاں بند در اور سیدن میں بین

شرط اول قدم آن است که مجنول باستی
حبدانسان کاشعور" مشبت "کی فلامی کاطوق آ تاریحبینیگاه ته پیرده انفرادیت سے ایک دم پاک موکر محض ایک صاحب دفون موجاتا ہے جب جس کوتصوف کی اصطلاح میں" صاحب وفان " کہتے ہیں اسطالت کمیت و وجدان میں انسان اپنے گرد دبین کے تمام اعتبارات وتعلقات کی بعث و وجدان میں انسان اپنے گرد دبین کے تمام اعتبارات وتعلقات کوجدل جا تا ہے اور اپنی محدیت کی بدونت خود می تصورات کی طرح غیرفانی اور مردی ہوجا تا ہے۔

تصورات کاعلم فنون تطیفه اور بالخضوص شاعری اور موسیقی سمے ذریعه سے درات کاعلم فنون تطیفه اور بالخضوص شاعری اور وجمی ہوتا ہے نہ کہ فرد ایم سے حاصل کیا جاسخنا ہے۔ یہ علم و حدانی اور وجمی ہوتا ہے نہ کہ اکتسانی اور اعتباری علوم متدا ولہ جو سربسر اکتسانی ہیں اور جن کی بنیاد

صرف مشاہدات اور تحریات ہرہے کھی اس حقیقت اولیٰ یک نہیں بنج سکے جس كة غايت الغايات "كماجا تا بي ليكن فؤن لطيع بروم اس مزل برجوت بي -اسى كے شوینار كہتا ہے كا فنون تطيفه زائه كى كردس كوروك سكتے بي اعتبارا اور تعلقات كومنا ويتي بي - محض وه جهرتديم جن كو" نصور" كيتي بي ان كا

شاعر کاعلم جواس کو شاعوانہ بصیرت کے وربعہ صاصل موتا ہے ،ایک طعی كے علم سے جب كى بنا تجرب اور استدلال يربوتى ہے قطعاً بالا تدہے۔ شاع کی شعریت کا تقاضہ یہ ہے کہ دہ مذصرمت این انوادی بستی کو بلکہ ان آ) اضافات کوج کہ اس کی وات اور کائنات کے درمیان دائع ہوں ہے منی سمحه كرخاط اندازكر دے - زائيت باغ ديستى تاء ياكسى دوسے صناع كے شايا ن شان نہیں. مثناء کو ذات اورغیر ذات کے لغوامنیا زکو بجول جانا جا ہیئے جبت کے ہم اینے ذاتی اغراض و مقاصد کے بندے ہیں، جب تک ہما ری دنا بیت قامم ہے اس وقت تک ہم کو" شیت " کے جا بر ما کھوں سے بناہ

آب کو یاد مولا کرشوینهار کے فلسفائم ستی کی ابتدا اس دعوی سے ہوئی تھی کے جس قوت نے کا تنات کو سالی وہ فطریا ایک جذبہ باحس ہے نہ کہ عفل واستدلال - بر بنیادی خیال کھی سوینهار کے ذہن سے کا نہیں -ادراسی کے آیا رہایاں طور ہر اس کے جالیات " اور" اخلا قبات" میں نظراتے میں۔ شاعر کی وجد انبیت جو در اصل انسان کی نظری قریبے کی لطیف ترین صورت ہے۔ ایک فلسفی یا مہطبیعات کی تجرمبیت سے زیادہ باند جیز ہے۔ جنانج سنوی اوکہ استام ہونافلسفی ہونے سے زیادہ خوش باند جیز ہے۔ جنانج سنوی اوکہ استام ہونافلسفی ہونے سے زیادہ خوش نصیبی کی ہات ہے "

حبی بیر کوہم الہام کہتے ہیں وہ ایک وجدانی کیفیت ہے جناع یاکسی اورصناع پر وَمَنا وَ مَنا طاری ہوتی رہتی ہے۔ یہ حالت ہمیشہ قائم ہیں رہتی . شاعرکو ہار ہار اپنی شاعران بلندیوں سے گرکر سطح عام برآنا ہم ا ہے جہاں آگر وہ عوام اناس کی طرح اپنی وَ اتی زندگی کے بیندوں میں آلجے جاتا ہے یعنی شاعرکی دوسے تیاں ہوتی ہیں۔ ایک تواس کی واتی ہستی اور دوسری شاعرانہ میں۔

نبون لطیعهٔ میں سب سے زیادہ ضروری جریخیل ہے۔ اس کی بڑکت ہم اس قابل ہوتے ہیں کہ اپنے وائی اور وتئی تجربات سے قطع نظر کرسکیں ور دنیا کے تصوّرات پر حاوی ہوسکیں۔ شاعویں اگریخی نہ بہتا تو آئے نہ وہ جیروں کی ہمینت کو بدل سکتا نہ اس کے الہا مات شعری کو دومر ہے جھے سکتے یہ بتا یا جا جیکا ہے کہ فنون لطیعہ کا سب سے زیادہ اہم کام زندگی اور زندگی کے واقعات کی ہمئیت کو بدل دینا ہے۔ شاعر ایک چیز کو جس ہمئیت میں بیستیں کہ اس کی واقعی ہمیئت سے کہیں زیا وہ جلیل القدر رہی ہم ایک مناوی سن کر الموں سے اس کی ہر اوروں مثالین تنی بی جا کی جا گئی ہیں۔ ایک نہا یت معمولی شاہر کا سرایا بیان کہ بندی سندی سے بین کی جنوب کی جا تی ہیں اس کی جا ایک کی مناوی " نیزیک عنی " سے بینی کی حیاتی ہیں۔ حیاتی ہے۔ ایک حیکہ شاہر کا سرایا بیان کہ نے ہوئے لیکھتے ہیں :۔ حیاتی ہے۔ ایک حیکہ شاہر کا سرایا بیان کہ نے ہوئے لیکھتے ہیں :۔

قدین داگفتہ ام یمغ کست ید ، بغل دا دیدہ ام چراگل دریدہ حقیقت یہ ہے کربغل الیں چربی نہیں جس کی تعربیت میں کوئی دکستی پیدائی جائے مگر شاعر کے تخیل نے اس کوجس صورت میں دکھا۔ دہ کمنی لطبیعت و نا ذک صورت ہے۔ یہی شا ہرادہ عزیم کی مفلی دہش ہوتا ہے ا درسلام کے دا سطے جھکتا ہے تو اس کا نعت ہدل کھینیجے ہیں۔ ہے

قدِ آواذ ہے سیام خم سف ہلالِ عید مستقاقا ن علم سف شاعر کا محیل ہم کو اس قابل بنا تا ہے کہ کم از کم وفتی طور بیم این نج کے دکھ کھ کو کھول جائیں اور تھوڑی دیر کے لئے کسی الی دنیا میں بہنے جائیں جال د مج وراحت کے محکم ول سے نحات ملے۔ یہ ونیا ہا ری انفرادی نیا سے بہت آگے ہے اور بغری کی مدد کے کوئی وہاں مک بہس بہنے کتا ہاگا مح مشہورت عرلار دیسیس کا محبوب دوست ہیم حب مراتو اس کی المناکی کا اندازه نهيس كياجا سكتا- كردويين كي ايك ديك جيزيس سلم كي ياد انه موتي تقي اورسينين كادل بينيم جاتا خفا عرصه نكفاس غمي سوكوار را- آخركاراس كى شاءى اس كے كام آئى۔ أس نے سر ہ برس كى طوبى كادس كے بعد ہم לשני זול מני ושל מינוש לשיפוש יון כלנ" (IN ME MORIUM)" לשני עול און ہے اور جو انگریزی اوبیات میں ایک خاص شہرت کی چیز ہے۔ اس مرشیم
کے اخرین انگھتا ہے مخاطب ہیم ہے۔

" بہتی ہوئی ہوا کے تموج میں تیری اواز ہے۔ دریا کی لہروں میں میں تجھے

بریتے ہوئے شن ہوں۔ سکتے ہوئے سورج میں تھے کھوا با نا ہوں اور غرد کے و تت تو نہایت خوب صورت نظر آتا ہے ؟

جب نخیل کا یہ عالم ہو تو پھر موت اور زندگی میں کوئی زق باتی نہیں دہا، منزی شاعریں اس قسم کی برواز نخیل کے نمونے بے شار ملیں گے۔ اس وقت برید آل کی ایک مثنوی یا دار ہی ہے جس کا افتیاس ملاحظ مو۔

ایک دنعه به الکوکسی بهاطر برایک بیمرسے تھوکرنگی اور شاید اس سے ان کوچ شاخت آئی۔ واقع بس اسی قدر ہے۔ اس اس کے واقعات روزان بیش آن کوچ شاخت آئی۔ واقع بس اسی قدر ہے۔ اس اس کے دافعات روزان بیش آنے رہتے ہیں مگر درا موضع کا کہ بیدل کے تخیل نے ان کو کہاں سے بیش آنے رہتے ہیں مگر درا موضع کا کہ بیدل کے تخیل نے ان کو کہاں سے

کہاں پہنچا دیا اورکس جیر کوکیا بنا دیا۔
"مضیے برتیخ کو ہے بود جایم زبیتا بی برسنگے خور و با یم"
" توانائی بہ طاقت گشت مغرور کراز رامین بہ جوائت انگنم دولا دفتاً ان کو ہوٹ آگیا، ان کا تخیل بیدار ہوگیا۔ اُن کی شاعران میں ان

يرما دى موكى مادى جوط عبول كئ اور كير:-

"بهرجر دے کر اندیت " اس بود آئینہ کیفیت کی " سواو نسخهٔ یکن ای اوست " " نقوش اعتبار وسمّن و دوست اور بھرے یا در کھناچا ہے کہ تبدل کو اس کا علم ہیں ہوا تھا بکہ احساس ہوا בשו- ויש יונט ציא זיי יעול "ו - אוט שים לי בי ג" (ABSTRACTION) ופנישת " (GENERALISAT.ION) كند اور נنك تور وه والحصاد سے زیادہ کام ہمیں دستیں۔ بحت کسی قدرطول ہو کئی مگر دار کے موضوع کے اندر تھی۔ تا اصرف یہ تفاكر شوبهار في كيون اس قدر تحيل كو فابل قدر جيز سجها ؟ جو يكونون بطيفه كو يحر أيات سے كوئى سروكارنيس سوتا وس لئے شوينا كاخيال بكرشاع عموماً زندكى كي معمولى واقعات سے دھوكا كھاجاتا ہے ادر دونيس جاناكر افراد كے ساتھ كسطرح كابرتا و كرے ؟ اس كو توبس كس تصوّد سے غض ہوتی ہے جوتمام افراد کی صل ہے۔ ایک شاعرکو نطرت انسانی کا توجیح علم موسکتا ہے سکین اس کے با وجود وہ مختلف آ دسیوں کو

سمجھے میں نہایت فاس فلطبان کرسمت ہے۔

سناع کی شعریت کوشو بنہار دیوا نے کی دیوا گی سے بہت کھالتی گئی کے اورا بی

تبلیم کرتا ہے۔ دیوانوں کی طرح شاع بھی ابنی فرویت کو تحد کر دیا ہے اورا بی

گزیمنت نہ ندگی کے بیز نیات سے بیگانہ ہوجا تا ہے۔ وہ جس چیز کو تحوس

کرتا ہے اُس کو ابنی ذات سے غیر شعلی محسوس کرتا ہے۔

شوینہا رکے دل میں اگر جے عوام الناس کی کوئی قدر نہ تھی تاہم وہ یہ

شوینہا رکے دل میں اگر جے عوام الناس کی کوئی قدر نہ تھی تاہم وہ یہ

مانتاہے کہ فنون لطبعہ کی صلاحیت کم وہمین سرانسان میں موجودہے۔ وجدات این اپنی استعماد کے مطابق سب کے یاس ہے۔ نتاع میں ہی وجدانیت ایک فاص درجۂ کمال کو پہنچی ہونی ہے۔ اور شاعوار لکہ کی صورت میں رونسا ہوتی ہے۔

یمان جالیات کے اس نظریہ کا ذکر کر دینا کھی ضروری معلوم ہوتا ا ہے جو شوینہا دیے با اکل می لفت ہے اور جو کہتا ہے کہ فنون لطیفہ کر تصورا "
سے کوئی تعان نہیں " نصرات "عقلی دنیا کی چربی ہیں اور منطق و فلسفہ کے موجوع

تطريبين فركها في نشاه وجزوي كل كليل الأكول كابوا ويده بمنها في بوا

مراس مے مینی نہیں کر قطرہ کی انفرادی مستی یا جزو کی جزویت کو محو کردیا حائے۔۔

شوبینهار کے سادے فلسفہ س "جالیات "کو بڑی مقبولیت حال ہوئی اور آج بھی وس کی قدر کی جا دہی ہے۔ اگر اس کا غورسے مطا لعم کیا جائے تو معلوم ہو گاکہ خو د شوبینها رمیں وہ شاع انہ بصیرت کس درج جمیل کو بہنجی ہوئی تھی۔ جس کو وہ اس قدرا حرام کر ناہے "جالیات" براس نے جومضا میں لکھے ہیں وہ شاع انہ مشا برات سے بھرے بڑے ہیں اور ان کا بڑھ صنے والاسٹو بنہا دے شاع انہ ملکہ کا معرف بڑے ہیں اور نند رسکتا۔

سین بیعیب بات ہے کہ خود شوبہار اپنی" اخلاقیات " کو " بہایات " سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ نون نطیعہ ہم کو زند گی کے سوان سے صرف وقتی سکون دے سکتے ہیں۔ کیونک ان کوشیت " بر کھی بورا قابو حال نہیں ہوتا اسٹیت " کے اندھیر سے ہیں کیونک ان کوشیت " بر گھی بورا قابو حال نہیں ہوتا اسٹیت " کے اندھیر سے ہیں کیونک نجا ت اگر ل سیمنی کیا ہے اور " رہا نیت " کے اندھیر سے ہیں کو ایک اور " رہا نیت " کے اندھیر سے میں کا خلاصہ یہ ہے کہ شی کے سادے کھڑاگ " اور " رہا نیت " کے اندھیر کے مادے کھڑاگ اور کیا تھی کے دایک تا ہوتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شی کے سادے کھڑاگ کو ایک نکی اس حقیقت انگ نے ہمنے کی کہ بقول ہیں کی طرف سے منہ بھی لو۔ اس کی خلوت سے منہ بھی لو۔ اس کی نکی اس حقیقت انگ نے ہمنے کی کہ بقول ہیں ل ۔

بنال بیت میشر مستن تعلق ا د مام بنال بیت میشر مستن نرجیر

اخلاقيا ت

دُندگی ایک عذاب ہے عرف مثبت "نے بلاکسی وجے انسان اور ودسرى مخلوتات يرازل كياب - ونيا ايك" خراب أباد" يا زندول كى دوزے ہے ہم حبد سونظر آ تھاتے ہیں ایک ہجل مجی ہوئی ہے۔ ہرجیزانی ائی غرض بوری کرنے کی فکر میں لگی ہوئی ہے اور ہاتھ یا وُں محدیک رہی ہے، انسان اس لحاظست دوسری مخلوقات بر نوقیت بهیس مطها اور اس کوکسی طرح استرب المخلوقات نهيل كهاجامكتا - انسال تعيى است نعنس كا غلام ہے۔ اس کے اندر کھی طرح طرح کی اندھی خواہتیں ایک ہنگامہ ید یا كے ہوئے ہیں جن كونت نے بہانے بكال كر آ سودہ كرنا اس كى فطرت كا تفاضه ہے . زندگی در حقیقت مام ہے موت سے مہلو ہجا ہجا کر معالیت رہنے کا جاری ہرانس ایک جنگ ہوتی ہے ہوت سے بولحہ بالمح ہم ید تا بو یاتی جاتی ہے۔ بیوتوت انسان یہ مجھتا ہے کہ دہ اس طرح موت سے مجکر محل جائے گا عالا محموت کی جمیت تعینی ہے جس محوی افسان بیدا ہونا ہے آس گھڑی سے وہ موت کا فیکار ہوجاتیا ہے۔ البتہ موت اپنے فیکار

کے ساتھ کچے دیکھیلتی ہے اوراس کو ہاتھ یا دُں مار نے کے لئے پوری ڈھیل دے دیتی ہے۔ اسی کو زندگی کہتے ہیں اورہم یہ سجھتے ہیں کہ موت سے ہم کو رہائی ل گئی ہے۔

حب ایک بار موت کے الحقوں زندگی کا خاتمہ ہو حکیتا ہے تو "مثیت"
اس کو دو بارہ بچھرسیدا کرتی ہے اور کوئ و فساد کا یسلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے ۔ کہونکے "مثیت "کا کام ہی ہے ، کہ وہ اپنی خود بینی اور خود نمائی کاسل لہ قائم رکھے اگر میر نہوتا تو آئ ہمارے گلے میں زندگی کا طوق نہ میرا ہوتا ۔ بین :-

وسر بَرُ جلوهٔ بکست ای معتوق نهیں ہم کہاں ہوتے اگرحسن نہ ہونا خود بیں فرق یہ ہے کہ شوبنہار کا آب کے تصوف کا کچھ ذیا دہ قائل نہیں ۔ "ہسن" کی نور بین کوظلم اور اسمجھا ہے ۔ وہ غاتب کے اس فلسفہ کا مت کل سر مصرع:۔

وہ دراصل بدلی ہوئی صور نتیں ہیں اس کی نفسانیت اور خود پرستی کی۔
اور پھرستم ظریفی ہے ہے کہ با وجود اس دوٹر دھوب کے، باوجود اس جد وجہد سے ہم اپنی خواہشوں میں آخر کا رناکام رہتے ہیں۔ زندگی کی ابتدا ناکامیوں سے ہوتی ہے اور انجام کار بھی ناکا میاں ہیں۔ نا آسودگی گویا انسان کی قسمت میں ہے اگر آج ہم کو آسودگی نصیب ہوجائے تو زندگی کے یہ سادے جھگڑا ہے مسط جائیں اور" مشیت "کی شکست ہوجائے " مشیت " مشیت " اس کوک گوا را کرسکتی ہے ؟

انسان كانصب الحين بيهو احاجية ك" مثيت " كوكسي ذكسي طرح زر کرے ، در مذند کی کی کران باریوں سے مسیکروشی نہیں مل سختی۔ اب اس كى مختلف صورتين ہيں۔ ان سي سے ايک صورت جياك يھيلےصفحات ميں بتاياجا حكايب فنون تطيفه اورخاص كرمونيقي اورشاعري مي رسكين شونهاد أن كومتقل مكون و اطمينان كي صورت بهين محقاً . فنون لطبع : "مثيت " كوزيرنهي كريات بلك صرت وفتى طوريراس كى گرفت كو دهيلى كريت بى-اگرہم وافتی جائے ہیں کہم کو زیرگی کے عینی روگ سے تنفلا چھنکارا مل جائے تواس کی بہترین صورت بہے کہ ہم دنیا اور دنیا کے تعلقات کو اکل تج دیں۔" شریسی "سے اگر کلو خلاصی بوسکی ہے تو وہ" سنیاس "اور" نیاگ" مے ہا تھوں۔ جنا مجرستو بنہارہم کو ترکب ونیا کی تعلیم وتیا ہے۔ ہم کو ایک لمحر کے لئے اس جانکاہ حقیقت کو بھر نا نہیں جائے کہ زندگی کی اصلیت شور ورشر ے اور انسان جنم کا یالی ہے۔ اگرہم اس بات کو ہمینہ یا در کھیں تد محر دنیا

كوتج دنيا ہمارے لئے كوئى وشواركام نہد مگرسب سے بڑى وشوارئ س بات كوسمينه يادر كھناہے كە "خطاونسيان انسان كے خميري ہے " اس طرح تدوینها دیم کو" تهذیب نفس" کی تعلیم دیتا ہے اور سے پو بھے توشونها كيخيال مين فنؤن لطيف عشق اور مزبب سب كانصب العين یمی ہونا جا ہے کہ انسان کے دل سے حت دنیا بکال دیں اور اس کورسیا كراسة يدلكادي "مثيت "كى فلتذيد دازيون سے الركسي م كونياه ل سکتی ہے تودہ جوگ آورع الت گربنی ہے۔ سونہار جی تیری طرح ہم کو ندی کے سل کا توی صلی بی تا اے۔ كياميراس خواب كى بهت اجل كيسو دبي کسی دیواد کے سائے میں متحدیم نے کے دامال کو شوبہار اپنی ما بعد الطبیعات کو بار بار قبرا یا ہے کیونکہ اس کے جالیات اور اخلاقیات دونوں کی بنیا د اسی برہے۔ موت اوربید الس اضافی جربی بیں جو صرف افراد کے لئے لازمی بیں گر"مشیت " ذندہ جاوید ہے۔ یہ سے ہے کر افراد سدا سوتے اور مرتے رہیں گے پھھوانفرادیت توایک دھوکا ہے۔ ذند کی میں آئندہ اور گرفتہ درال کوئی حقیقت ہمیں ر کھتے " شیت " کے لئے زندگی نام ہے ایک دائی حال کا- ہرآدی جنیت الك، فرد كے دوسرے آدموں سے ختلف ہے۔ سر محتیت "فے بالذات" كے وہ وہی"مشیت "ہے جو دوسرے آ دمیول اور دوسرے مخلوقات کی دمح دواں ہے۔ موت انفرادیت کے ہے دے کوفاش کرکے اس تفریق کو مٹا

دین ہے "موت" ایک فواب ہے جس میں انفرادیت محوم اتی ہے اوداس کے علادہ ہر جیز بدار ہوجاتی ہے اوداس کے علادہ ہر جیز بدار ہوجاتی ہے یا جیسا که نتوینہا رنے بعد کو کہا " موست ام ہے زندگی کے فواب سے جاگ آ محصنے کا "

شوبنها دی دائے میں عشق کا اصلی مقصد ذاتی فلات و بہبو دہنیں بلکہ افواع نی دائی وائے ہے کہ افواع نی وائی ہیں افواع کی سلامتی اور ترتی ہے۔ یہ بھی تنا یا جا جیکا ہے کہ افواع نی وائی ہی دیکن حب ہم یہ و کھنے ہیں کہ افراو کی طرح نہ جانے گئے افواع بھی ہیں ہو کسی ڈمانے میں اس دنیا میں موجود سے مگراب ان کے نام ونشان کی لئی کہ نہیں تو بہا دیا ہے کہ افواع بھی فائی ہیں اور شتی رمہتی ہیں۔ شو بہا دیے کہ افواع بھی فائی ہیں اور شتی رمہتی ہیں۔ شو بہا دیے ایک می ضروری بات ایک حکر اس اعتراض کا مہم اور آئی جواب دیدیا ہے کہ کوئی ضروری بات

نہیں کہ انواع ہمیشہ ایک ہی ونیا میں رہیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ اس ونیا کے علاوہ اور مجبی بہت سی ونیا میں ہیں اور انواع ایک ونیا ہے ووسری ونیا منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ستو بہارئے کہمی اس مسل میکوئی تفصیلی بحث نہیں کی۔

عاشق کو یہ گمان ہو تاہے کہ وہ اپنے مجوب کے ساتھ مجت کر کے اپنے ذاتی اغراض کو بورا کرر ا ہے سکن غرشعوری طور مروہ اسی نوعی غرض کو بورا كرا ہوتا ہے جو جبت كى غایت ہے۔ بجبت كى سے بولى خصوصیت یہ ہے كدده آئنده نسل کی عبین و تمیل کو سمیته مرنظر محتی ہے۔ محبت میں نابیت اور خودی عمومًا مغلوب بوكرره جاتى بي عثاق بلااداده كئے موئے اور نفر جانے ہوئے این آئندہ نسل کی بھلائ کی فکرمی مصروت رہتے ہیں۔ اس لیے توہیا شاع اورسنیاسی کی طرح عاشق کو بھی احترام وتعظیم کی نظرسے دیجھتا ہے۔ شوینهار کے اخلاقیات کی ابتدا در اصل اس کے نظریہ کردار سے ہوتی ہے۔اس کے فلسفہ کو اگر بغرر دوقد م کے مان لیاجائے تو افسان ہاری نظر میں ایک مجبور محض کھے جل سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا، اس سے جو مرکات سکنات سرزد ہوتے ہیں وہ صرف اندھی مثیت کے تقاضے ہوتے ہیں اور كها جاستا ہے كر يسلے سے متعبن ہوتے ہيں - اس يتج كو ميح مليم كرتے موك ہم اس کوسی فعل کا ذمر وارنہیں قراد دے سکتے اوراس براچھے بڑے کا نہ توحكم لكا باجاسكاب اور مزه ومزا وسرواكامتلزم تحدا ياجاسكاب جس كائنات مي اورجر بي قدرت كے خاص خاص نقاضوں كو بدر اكرنے كے

لے دکت کردسی میں وہاں انسان میں جو کھھ کہ تاہے وہ ایک خاص قانون کے تا بع ہوتا ہے۔ کھراس کے کی قطعی کم کیے لگا سکتے ہیں ، سے ناحق ہم مجوروں مر یہ تہمت ہے خود مخاری کی جو جا ہیں سوآب کرے ہیں ہم کوعبت بدنام کیا یہ ہے وہ خطرناک نیتج حس برہم کو شوینهار کے فلسفہ کائنات کی رہنا فی مینی ا يرتاب. بربات شوينها ركے دل س ميشه کھنگتي رسي اور وہ اس كو دور كرنے كى برار كوشتين كرنا رما- اكريم اس كے بعد آس كا فلسفه اور بھى آلچھ كر ده كيا ہے اور اس ميں نے تناقضات بيدا ہو كے ہيں۔ شوینار تا چکاہے کہ ہرجر بحقیت ایک نظر کے ایک خاص فون کے الحت ہوتی ہے جس کو" قانون دلیل محتفی کہتے ہیں۔ اس قانون کی رو اس دنیاس کوئی بات اس دفت کہ تہیں ہو تی جب تک کہ اس کے ہونے کے کے کائی دلیل نہ ہو۔ لفی ہرجیز کا تعین ایک قانون کی روسے ہوتا ہے لیکن برحیتیت سے بالذات سے سرچر آزاد ہے اور کسی قانون کے تا بع نہیں۔اس بنا پر شوبہارنے انسان کی سیرت کے دو درجے فالم کے ہیں ایک توسیرت باطنی یاسیرت نکی جوانیان کی بدیسی سی بی ودوسری سیرت علی جواس کاظاہری کردارہے۔ ہاری باطنی سیرت ، زمان ومکان کے مجى آزاد سوسكى سے . ہمارى على يا ظاہرى سرت تا بع سوتى ہے اسى بطنى میرت کی ۔ باطنی سیرت کو یا خود مختار ہے۔ مگر علی سیرت مجور ہے اور جو بھے

کرتی ہے باطنی سیرت کی سرکردگی میں کرتی ہے۔ اس پہلوسے اگر دیکھاجائے تو انسان خودا بنا بنانے والاہے۔ اگراس کی باطنی سیرت کماحقہ آزا دہے اور حواد ب روز گارسے ہے نیا ذہبے تو اس کاعملی کر دار بھی آزا دہ ہے گا اور س کو بذکسی بات کیا رنج موگا ذکسی بات کی خوشی ۔

یهان به بات سمجه می نبین آنی که آنهان کی باطنی سیرت آزاد کیسے سوج اور اگرا زادہے، قامم و دا کم ہے تو تھراس میں ترتی یا تنزل کی گنجائش کہاں؟ وہ توج کھے ہے وہ ہمینہ سے اور ہمینہ رہے گی اور یو نکے ظاہری سے ت باطنی سیرت کاصرف پر توسے اس لئے ہارے حرکات وسکنات پر نفریں یا محین نہیں کی جاسکتی ۔ تو پنہار نے مزید تو میں کے لئے یہ تبایا کہ ا نسان کی باطنی سیرت در اصل" متبت كل" ب اس كے تطعاً آناد ب ليكن اكراس كو مان لياجائي تو ذرا سويے كر" مخبت" جو كھ كرتى ہے اس برخرد شركامم لكاناكمامنى ركھنا ہے؟ اوركس كواس كاحق ہے كداس قسم كاحكم لكائے۔ كسى جَوْدُوكِ إِنْ سِي كُرْ كُلُ "كو كل الو كل الرك و حلا الله و حقيقت يرب كو شويها د کے اخلاقیات کی بنیاد مشروع ہے کم ورتھی اور سمینے کم ور رہی ۔ اسکے ما بعد الطبیعات کی روسے انبان کا انفرادی ارادہ آزاد نہیں ہے اور وہ جو کھے کرتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خور ہیں ہے۔

زندگی ایک نیدب زنجر ہے جس میں" مثبت " نے نود اپنے کو حکوا ا ہے۔ اس لئے اگر وہ جا ہے تو بھر اپنے کو اس زنجر سے آزاد بھی کر نسختی ہے، اس نے کو بلا دُن میں مبتلا کر رکھا ہے اور میں اپنے کو نجات دلا می ہے اس نے کو نجات دلا می ہے اس نجات سے مرافیتی نہیں ہے بلک صرب سنیت کے مظا ہر بن جانا اور س کا زمان و مکان کے تید سے آزا و ہو جانا ہے "مشیت "کا یہ کمال کہ وہ اینے مظاہر کو مٹا دے انسان ہیں آکر روشاہو تا ہے۔ جبکہ انسان اس مایا جال سے تطبع نظر کرکے سیاس لے لیاہے ، اس ایا جال سے باہر ہے کیا بنونیہ او کا یہ نیال درست ہے کہ اس کا حال اس وقت تک نہیں معلوم ہو مکتاجب کی کہ انسان وہ زندگی اختیار نہ کرے۔ تیا گیوں کوعوفان کی یہ دو لست نفییب ہوتی ہے ، صوفیہ اس راز کو جانے ہیں گروہ کسی غیر کو تبانہیں سکتے وہ توایک حال کی دینا ہے جہاں قال کو کوئی دخل نہیں سه

" رخمن بات آئم کی کہن سسنن کی نا ہیں " جوجانت سوکہت نہیں کہت سوجانت نا ہیں "

تنوینهاد تیاگی کا حایت نفساتی بنا پرکرتا ہے۔ ونیا بین خوشی بر مرت کا عین اورارودگی کسی ایجا بی کیفیت کا نام نہیں ہے۔ یہ سسبلی کیفیتی ہیں جن کا بدات خود کوئی وجو ونہیں مشیت میں جو لا نیوں کی کوئی انتہا یا فایت نہیں ہے البتہ اس کے داستے میں اُرکا و ٹیں ہیں۔ انھیں اُرکا و ٹوں کا نام الم یا انقیاض عیم اور ان ہی کی بدولت مشیت میں گرم دفقاری قائم ہے۔ ونیا میں اقعی جو چر بین موجود بالذات ہیں وہ و کھ مصیبت اور حاجت ہیں۔ اگن سے مجرچے بین موجود بالذات ہیں وہ و کھ مصیبت اور حاجت ہیں۔ اگن سے مجرچے بین موجود بالذات ہیں وہ و کھ مصیبت اور حاجت ہیں۔ اگن سے مجرچے بین موجود بالذات ہیں وہ و کھ مصیبت اور حاجت ہیں۔ اگن سے مجرچے بین موجود بالذات ہیں وہ تو کھ مصیبت اور حاجت ہیں۔ اگن سے مہلت کو نام ہے وقوف انسان نے خوستی بامسرت رکھ بھوڑا ہے۔ اس مہلت کو نام ہے وقوف انسان نے خوستی بامسرت رکھ بھوڑا ہے۔ ارتفا ہے شعور کے ساتھ مصیبت اور دکھ کی با

احاس بھی تیز ہونا گیا ہے۔ جانج آج ہم دیکھتے ہیں کہ مہذب ونیا میں ذندگی کی مصیبت اور تکان کا احماس ناقابی برداشت طور پر بڑھا ہوا ہے۔ لہذا اخلاقیا مصیبت نیا وہ زبروست مسلم شوبینا رکی رئے میں یہ ہے کداس آشوب گاہ سے رہائی میں سے ذیا وہ زبروست مسلم شوبینا رکی رئے میں یہ ہے کداس آشوب گاہ سے رہائی کیونکر صاصل کی جائے ، لیکن چونکہ اضلاقیات تھی فلسفہ کی اور شاخوں کیطرح ضرفظری ہے اس لئے اس میں ہم کو ترک دنیا کا کوئی لا محمل نہیں مل سکتا۔ یہ کام محض اپنی اسی تا قدیم دمنعہ میں میں ہم کو ترک دنیا کا کوئی لا محمل نہیں مل سکتا۔ یہ کام محض اپنی اسی تا قدیم دمنعہ میں منعمہ میں میں ہم کو ترک دنیا کا کوئی لا محمل نہیں مل سکتا۔ یہ کام محض اپنی

امنی توفیق بیر شخصر ہے۔ من بر کر سے زیر دیر میں ایک یون کو جو میں سرح کمر دستی دنیا کی سے

مضیت کا حیج نبر دست کا کی ارجذ به زوجیت ہے جو کم وسبی دنیا کی ہر
جے بیں کا رفر ماہے ۔ اسی کی بدولت مشبت "نسلاً بعد نبل اپنی نبود و بود کا سکسانیا کم
کمتی ہے اگر یے ما لمگری جذبہ نہ ہو تا تو افراد کی موت کے بعد زندگی ہمینہ کے لئے ختم
ہوجاتی اور بقائے نوعی کی کوئی ووسری صورت مشکل سے کا رگر ہوتی ۔ بہال ہم کو
یہ ہوجاتی اور بقائے نوعی کی کوئی ووسری صورت مشکل سے کا رگر ہوتی ۔ بہال ہم کو
یہ ہوتا ہے کہ اس عذاب سے سمجات یا ئے تو بھراس جذبہ زوجیت کی کیا ضرورت
منعی ، شوبنہا دکہتا ہے کہ افزیس کی بنیا وگئا ہ برہے "مشیت سے انفراو دئی ندگی کی طرح طرح کی صیبتیں جھیلنی
بیدا کیا ۔ اس گناہ کی سروامیں افراد کو اپنی زندگی کی طرح طرح کی صیبتیں جھیلنی
پٹر تی ہیں اور ایک بار زندگی میں جو ناکا میاں اورخا میاں رہ جاتی ہیں ، اُس کی
تونی کے لئے انفرادی زندگی کا اعادہ کیا جاتا ہے مگریۃ لافی کھی ہوتی نہیں اور

تجدید زندگی کا چکر برستور قائم رہتا ہے۔ بہرحال تحصیل نجات انسان کی زندگی کا مقصد ہے اور یہ نجات کا ننا ت کے لئے نہیں ہے ملک صرف افراد کے لئے ہے بتبل اس کے کرا بدی نجات نصیب ہوا ذاد کو تہذیفی کی مختلف مز لول سے گزرنا پڑتا ہے اور اپنی انا بیت بہترائی افا بیت بہترائی افا بیت بہترائی افا بیت بہتر اس بات کو بھولنا نہ جا ہے کہ شو پنہا ر کے نقط نظر سے ساری ہمدردی اور ایٹار کی بنیا دعرت پر ہے اور عرب کا اگر تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہو گاکہ اس کی اصلیت خود پرستی ہے۔ اب شو بنہا د معا شرت انسانی کے ایک لا محامل بیش کرتا ہے جس کی ابتدا وہ اپنے نظر ہے عدل سے کرتا ہے۔ شو بنہا د اس جگر ایک صد تک ہائی (معامل سے کرتا ہے۔ شو بنہا د اس جگر ایک صد تک ہائی اس کرتا ہے۔ شو بنہا د اس جگر ایک صد تک ہائی اس کرتا ہے۔ شو بنہا د اس جگر ایک صد تک ہائی اس کرتا ہے۔ شو بنہا د اس جگر ایک صد تک ہائی اس کرتا ہے۔ شو بنہا د اس جگر ایک صد تک ہائی اس کرتا ہے۔ شو بنہا د اس جگر ایک صد تک ہائیں اس جگر ایک صد تک ہو ہائی ہیں کرتا ہے۔ شو بنہا د اس جگر ایک صد تک ہائی ہیں ہو تک ہو ہائی ہو تک ہو ہائی ہیں ہو تک ہائی ہو تک ہو ہائی ہو تک ہائی ہو تک ہو ہو تک ہو ہائی ہو تک ہو ہو تک ہو ہو تک ہو ہائی ہو تک ہو ہو تک ہو ہو تک ہو ہائی ہو تک ہو تک ہو ہو تک ہو تک

ہے۔ فرق ہے ہے کہ دہ اینے نظریے کو بریجی مانتاہے۔

تونيار كاخيال ہے كەالفات كا وجود ۋاتى نبي بلكه اضا فى ہے۔ بے انصافی کا وجود البتہ وائی ہے ہے انصافی کے معنی ہیں دوسروں کے حقوق اسى غرض كو بدراك نے كے لئے يا مال كوما . اگريم يه نه كري تو اسى كو دنيا عدل و انصات كبى ب- اس سے ظاہر و اب كد انصاف كامفهوم ليى بے انصاف کے دومفہم ہیں۔ ایک توافلائی دوسراسیاسی - اخلاتی انصاف افرادے لئے ہے اورسیاسی انصاف جاءت کے لئے۔ اخلاتی انصاف کامطلب بہدے سرفرد این جگریراس بات کی کوشش کر تارہے کہ ایس کی ذات سے دوروں کی حق تلفی نہ ہو۔ اور سیاسی انصاف کا بیطاب ہے کہ حکومت کی طرف سے ایسے تواین اور تعزیرات بائے جائیں کہ کوئی کسی کے حقوق کو یا مال نہ کرسے اوراس طرح ہمیت اجتماعی فائم رہے۔ شوینهار سمجھتا ہے کہ حکومت کی بنیاد ایک قسم کی معقول انانيت يريح كواجماعي انانيت كهريك ببس عكور كانصابعين يے كەلىك فردكودوسردل مىجروتىنددكىنے كائى نەرىپىنى يائے . اسىغىن

سے محدمت کی طرف سے مزامین مقرد کی جاتی ہیں۔ ازاد کو تعربیات کے زدرہے ایک دوسے کے حقوق پر وست درا ذی کرنے سے بازد کھا جاتا ہے۔ سرا اور انتقام میں فرن یہ ہے کہ سزا میں آئندہ بہود پر نظر ہوتی ہے اور جرم کو سزا دے کر ایک متال قائم کی جاتی ہے تاکہ آئندہ لوگ اند کا اس جم سے باز دہیں۔ برخلات اس کے انتقام کی بنا بغض دکینہ پر ہوتی ہے اور اس بی گزشتہ مذنظر ہوتا ہے۔ لہذا انتقام کو اخلاق کی بھی جائز قرار نہیں دیا جاستی ۔ البتہ سر اکو اجتماعی فلاح کا انتقام کو اخلاق کی جم کے اختام کو اخلاق کی جو م کے انتقام کو اخلاق کی جو دی جو اگر بلا ضروری سمجھنا پڑتا ہے۔ یہ سے کہ جرم کے جو ان حرکات و سکنات بجود آسرندہ ہوتے ہیں سکین آخریہ اس کی ذات ہے جو بی در دار ہوتی ہے۔

ونیایی جنے گنا وا ورجنی ثرائیاں ہیں اُن سب کی ورص وَم وار مثیت "

ہے جبن کی برولت ہر چیز دعو دسی اُئی ہا در بھر جہاں کہیں گناہ یا شرے۔ اس

کے جواب میں عقومت بھی موج وہ ۔ مثالاً کسی ظالم کو لے لیمئے جوجان ہو جھ کر اطلم کر تاجا رہا ہے اور بظا ہر ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو سی تسم کی مربط بگتی نہیں بیط تی مرکز حقیقتاً بہاں بھی وہی از لی انصا ن کا قانون کام کر رہا ہے رظالم اور مظلوم میں در اصل کوئی فرق تہیں ہے نظالم کو یہ مغالط میت اور مظلوم میں در اصل کوئی فرق تہیں ہوتا ہے کہ اُس نے کوئی گئاہ نہیں کیا۔ یہ دونون علطی پر جی ۔ کیونکے ونیا بین جو تبی ہو اور مظلوم کو یہ خیال ہوتا ہے کہ اُس نے کوئی گئاہ نہیں کیا۔ یہ دونون علطی پر جی ۔ کیونکے ونیا بین جو تبی ہیں وہ شفیت "کے صرف ایک دونون علطی پر جی ۔ کیونکے ونیا بین جو تبی ہیں وہ "مثیت "کے صرف ایک گئاہ بعی نے دیا ہوتا ہے کہ اُس نے کوئی گئاہ نہیں اور مشیت " ہے جیٹیت " نظر نے عدل کی تفصیل نہیں میں ایک ہی ہے۔ اس سے زیادہ شوینہا کہ نے اپنے نظر نے عدل کی تفصیل نہیں میں ایک ہی ہے۔ اس سے زیادہ شوینہا کہ نے اپنے نظر نے عدل کی تفصیل نہیں

شوینهار کے زریک تهذیب اخلاق اور ترکیدنفس کی آخری منول ترک دنيا مونا جاسي . قدم يدم كواس كاتجربه موجكا م كفتن وفساد اظلم وتغرير اور ریج ومصیت کے سواز ندگی میں اور کسی جر کا در آل کوئی وجود ہیں ہے۔ جس چرد کوہم عدل وانصاف کہتے ہیں یا جے ہم داحت و انباط سمجے ہوئے یں وہ نام بی عش بی حالتوں کے۔ ذراغور کھے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم کواطینان تصیب ہے توہاری مراد کیا ہوتی ہے عصرت یہ کرفی اعال ہم کو کوئی و کھنہیں ہے۔ ایسی دنیا سے اور ایسے گروو یا و کی زندگی سے طاہرے کہ اگر تنقل اس س سی ہے توریا کے درائے۔ ہارے اندر ذری کی جو تواہی ہے اس کو ما دیناجا ہے جبیا کرستیاسی اور برائی کہتے ہیں بیکن نیاگ اور نجات ساری كانات كے لئے نہيں ہے بكر صرف افراد كے لئے ہے۔ ہم فردا فرد از ذك كے عذاب سے عظما دا حال کرسکتے ہیں۔ اس کی صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ مع برکلیف، مرتصیت کو بنین کھیلتے ہوئے بدوا شت کرنے کے لئے تیا د ہوجائیں اور ایک نامعلوم کوشے میں زندگی بسر کریں۔ شوینمار کے ساد لے ظافیا كا خلاصه متر مدكى زيان يى ياسى - م " الركار جهال تمام افكار خوش است " "این کار اگرکن تو بیار خوش است" • خود را برکنارگسیرو گزند زیمسر" " در عالم مرسيسر اللي كاد نوس است"

زندگی کا اگر کوئی مقصد ہوسکتا ہے تو وہ زندگی ہے گریز کرنا ہے۔ اگرچ بنطا ہرا سیامعلوم ہوتا ہے کہ کا کنات ہم دللبقاء میں سرگرم ہے سکن حقیقت یہ ہے کہ ذرقہ ذرقہ ورق ہستی کی بند شول سے آزاد ہوکر فردان مال کرنے کی وصن میں لگا ہوا ہے۔

شویهارکی ایمین

اور اس کے فلسفہ جار

و المواحدة

اس میں تک نہیں کہ شوہ ہار کے مطالعہ سے مبت سے در دمند دلوں کو بڑی شوہ ہوتی ہے بیکن شوہ ہار کوئی خاص «در مرفسط کا باقی نہیں مجھنا ہا ہے بید میں موفی ہوئے جغوں نے شوہ ہارک ہاں میں ہاں ملائی۔ ان میں ہارت مان میں اور مین لاندر نمایاں حیث میں نیکن ان میں اور شوہ ہا دمی ایک ذہروت فرن نے ہے کہ شوہ ہار کا خیال یہ ہے کہ دنیا ہے حوادث کی دہمیں ابتدا ہے اور یہ کہ بین انتہا۔ برخلاف اس کے ہارت مان اور مین لاندر کی دائے میں منظام کائنات کی ایک خاص ایت اور مین ایک فرائنات کی ایک خاص ایت اور مینا بین کائنات میں ایت اور مینا بین کائنات

کا نروان ہے۔

شوبنهاد کی تنوطیت کوچاہے ہم ابنی یا ناہیں۔ اُس کا فلسفہ کا کنات غلط
ہو یا صحے مگرہم اس سے انکارہیں کرسکے کہ اُس کے فلسفہ میں بہتر ہے حقالی لیے
ملیں کے جو اُس کومفکر مانے پر مجود کرتے ہیں۔ اور کچھ نہیں صرف لینے جا دیا ت
اور فلسفہ مسن عِشق کی بنا پر وہ ایک آزا دصاحب فکر مانے جا نے کا حق ہو نائج
اگندہ نسل نے اگر ایک طرف اُس کی ما بعد الطبیعات کو ایک لیجر چیز سبجھ کو
د دکر دیا تو دوسری طرف اُس کے جالیات کو ونیا سے فلسفہ میں ایک قابل قدر
اضا ہ بھی تسلیم کر دیا۔

سین بین بین است دسری ہے کہ آنے والے دور پر شوبہاری ابعدالطبیعاً

کاکوئی اثر نہیں بڑا۔ جرمنی کے مشہر زلسفی نیستے استان ان استانی کا سندہ ہے۔ البتہدہ کے اس بنیادی خیال کو تسلیم کرلیا۔ کرکائنات کی اس شیت ہے۔ البتہدہ یہ نہیں مانیا کہ یہ مشیت ہوئی اندھی یا شریہ قوت ہے۔ نیستے ہم کو شوبہار کے بین مانیا کہ یہ مشیت ہوئی اندھی یا شریہ قوت ہے۔ نیستے ہم کو شوبہار کے بین مانیا کہ یہ میں ہواور بڑھا ناچا ہے۔ اس بنا براس نے جنگ کو جا ہے۔ اس بنا براس نے جنگ کو جا ہے۔ اس بنا براس نے جنگ کو ایک ضروری جیز بتایا ہے۔ نیستے تیاگ کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا ایک ضروری جیز بتایا ہے۔ نیستے تیاگ کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا ایک ضروری جیز بتایا ہے۔ نیستے تیاگ کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا ایک ضروری جیز بتایا ہے۔ نیستے تیاگ کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا ایک ضروری جیز بتایا ہے۔ نیستے تیاگ کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا ایک ضروری جیز بتایا ہے۔ نیستے تیاگ کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا ایک ضروری جیز بتایا ہے۔ نیستے تیاگ کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا ایک ضروری جیز بتایا ہے۔ نیستے تیاگ کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا ایک سمبروری ہیں بنا بیا ہے۔ نیستے تیاگ کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا ایک سمبروری ہیں بنا بیا ہوں کا ایک کو نامردی سمجھا ہے اور قوطیت کا سمبروری ہیں بنا بیا ہوں کا ایک کو نامردی سمبروری ہیں بنا بیا ہوں کا کہ کھوں کا ایک کو نامردی سمبروری ہیں ہونیا ہوں کی کو نامردی سمبروری ہیں ہونیا ہوں کی کو نامردی سمبروری ہیں ہونیا ہوں کی کھوں کی کھوں کی کو نامردی سمبروری ہیں ہونیا ہوں کی جنان ہونیا ہو

آئے کل فرانس کا فلسفی بیرگسان بھی معلوم ہوتا ہے شوبہار کے الرسے بڑے الرسے اللہ کے الرسے بڑے الرسے اللہ کے الرسے بڑے درساری بھی معلوم ہوتا ہے شوبہار کے الرسے بڑے درساری فلقت کی جڑا نا ہے وہ شوبہار کی مشیت سے بہت کچھ ملتی ہے اور اسی خلقت کی جڑا نا ہے وہ شوبہار کی مشیت سے بہت کچھ ملتی ہے اور اسی

طرح درجه بدرج اپنی نمائش کرتی طبی جادی ہے اس سے کم از کم اتنا تو معلوم ہی ہوگیا کہ شوینہ ارکی فلے فیار شخصیت کمیا بھی۔ اور اس کا اثر آئندہ نسلوں پر کیا پڑا جس چرز نے شوینہ ارکو اس قدر با اثر بنایا وہ اس کا خلوص حکیما زیمی نفا۔ اب ذرا آس کے فلسفہ پر ایک تنفیدی نظر ڈالن بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ شوینہ ارنے اپنے فلسفاز ندگی کے ثبوت میں جو دلیلیں شیس کی ہیں وہ

(۱) تفنس بوتی اور تھوڈی ہے اور انسان کا کام اس سے رہائی والم مقابلا عیش و مرت الم کے نہوئے الک الم سمجھت کا سونہ ہار کا دی تھوں کو بھی کا الم سمجھت کا سونہ ہاری بھوک ہیاں اور دوسری خوامنوں کو بھی کا الم سمجھت ہے۔ انسان اپنی خواہنوں کی تکلیف سے پریشان ہو کہ اُن کو آسونہ کرنے کی کوسٹسٹن کر تاہے۔ اگر وہ اُن کو آسودہ کر یا تاہے تو آس کو دقتی طور بر ایک انبیاطی کیفیت دیم یا کہ کو اس کے دیم کو اس سے رہائی کیا ہے کی کوشش کرنا ہے۔

تفوینها د نے کہیں یہ نابت نہیں کیا ہے کہ ذندگی میں انقباض برقا بلہ انبساط ذیا دہ ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اس کو نابت بھی نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا میں کجھی اس خیال سے مردم شماری نہیں گی کہ اسودہ اور ناآ سودہ وگول کی صحیح تعدا دمعادم کی جائے۔ اور نہ بھی ہم نے اپنی زندگی سے ایسے وزنا ہے وزنا ہے وزنا ہے وزنا ہے ہے۔

تیاد کئے جس سے یہ بھا جا سے کہ ہاری ذندگی میں دی ومصیبت کی طور یاں

زیادہ دہی ہیں یا عیش وراحت کی بھی ہم یہ حکم کیسے دکا سے ہیں کھ زندگی میں

وکھ شکھ سے ذیا وہ ہے ؟ اس کے علاوہ شو بہار کا ہاری توا ہشوں کو آلام می شاد

کزا کہاں تک ورست ہے ؟ کیا کھوک کوئی ڈکھر ہے ؟ کیا اس میں آنے والی

لذت کا پہلے سے کوئی تصور نہیں ہوتا ؟ میرا خیال ہے کہ کوئی شخص اس کو طافتے

امل فی ولیل مرونیای بست خرکے شرنیا دہ ہے۔ نیر ام ہے شرک نفی کا۔ ونیا یس بھر سے اور اور ہے۔ نیر کا کا کا کا معصد نہیں ہے۔ ونیا ایج است و کار ونیا ہم ایج ۔ ایسی ہے اس و غابت اندگی کی ابتدا شر صف سے ہوئی ہے جس کا نام "مثیت ہے ۔ ظامر ہے کہ اس سے نجات مصل کرنا جا ہے۔ سو تہنا دی یہ دلیل بھی ہے بنیاد ہے اس سے نجات مصل کرنا جا ہیں ۔ شو تہنا دی یہ دلیل بھی ہے بنیاد ہے ہا اس کا کوئی بڑوت نہیں ۔ نمیا اس کا گوئی بڑوت نہیں ۔ نمیا اس کا حیا ہوں کی تعدا و کر ونیا میں بڑوائی ذیا دہ ہے کہ سے الا گیا اس کا حیات و تجربا ت

کیاحی ہے ؟ میں اور کی فلسفیان ولیل ۔ ارتفائے تمدن کے ساتھ ساتھ انسان کی میں بڑھی گئی ہیں۔ تاریخ تمدن کی ابتدا ہوطی دیم ساتھ ساتھ انسان کی میں بڑھی گئی ہیں۔ تاریخ تمدن کی ابتدا ہوطی دیم سے ہوتی ہے۔ فرددس کی زندگی سیرمعصومیت اور سکون کی زندگی

على-ال سے محروم بدكرہم احتیاج، كناه اورمصيب ميں مجتلا موكي بى - اوراد نقا وتمدن كى برنى مزل يربهارى صيبتول اور المناكيون میں اضافہ ہوٹا گیا ہے جانج ہم و سکھتے ہیں کہ انسان جواب تک ارتقاء كادرج كمال معلوم بوتا ہے اور حیوا نات کے مقابلے میں زیادہ فا آمودہ ہے اور اگر آج کل کے دور کاکسی دور گزشتہ سے مقابلہ کیا جائے تومعلوم ہوگا کہ اس دورس انسان کے افکار وآلام سب سے نہ یا دہ برسع ہوئے ہیں۔ شوینها دکی یہ ولیل بھی کم ور ہے۔ اس میں فاک ہیں كرانسان اورجانورول كے مقابلے يس زيادہ ذي حس سے اور ريحو مصيبت سے متا تر ہونے كى قابليت زيادہ ركھتا ہے۔ سكين ماتھ ہى حت انباط سے بھی لذت اندوز ہونے کی صلاحیت اس میں زیادہ ہے اورتمدن نے جہاں ایک طرف ہاری مصیبت اور احتیاج کوط صا دیا ہے وہال اس کو ناسلیم کرنا زبردستی ہوگی کہ ان فدا نے میں می اضافہ کردیا ہے جن سے ہم ہرا عتیاج کو دور کرسیس اور مصیب کا مناسب تدادك كرسكين -

یہ بیں شوبہ ہارکے فلسفہ کی بنیادی دلیلیں اور یہ بیں اُن کی کمرودیاں ۔ ان کے علاوہ اُس مے فلسفہ بیں جا بجا جو خامیاں ہیں اُن کو جا یا جا جا جا ہے مگر ہا ایں ہمرشوبہا دکی تاریخی اہمیت سے ابھا نہیں کو جا یا جا جکا ہے مگر ہا ایں ہمرشوبہا دکی تاریخی اہمیت سے ابھا نہیں کو جا گرا ہا کی جا ترکو کی جا جا کہ اور کی دیئے جو رجا گرت (OPTIMISM) بیبلی جو رجا گرت (OPTIMISM) بیبلی جو رجا گرت (OPTIMISM) بیبلی جو رجا گرت

بونی هی وه حدسے متحاوز بوکی هی - لوگ تمدن کو تجات کا دربعہ مجھنے لگے تے۔ دنیا زندگی کے دوسشن رُئے میں کھ اس طرح محربو کی کہ تاریک رُئے مے امکانی وجود کا خیال بھی اس کے ذہن میں باتی نہیں تھا۔ ایسے قت میں شوینهار کے سخریبی فلے اور آس کے دل یدیرسٹ عوام اسلوب نے وگوں کو خواب غفلت سے جگادیا۔ اس نے ہارے سامنے زندگی کے أن بہلووں كو بے نقاب كروياجن برہم نے اپنى رجائيت اور تا كيتى كايدده وال ركف عفا- كها جاسكاب كريوري بن اس وقت جوسمى ہوا بھیلی ہوئی تھی اُس کے لئے شونہار کا فلفہ تریاق تابت ہوا۔ مر خود شوبنادنے اپن جا وہی علطی کی جواس کے بہتے وکر حکے تھے۔ بعنی اس نے بھی غلوس زندگی کے ایک ہی رُخ کو دیکھا اور وہ "اریک رُخ تھا۔ الیا معلوم ہوتا ہے کا شوینہار نے زندگی کے روشن رُن كى طرت سے اسے كو اندها كريا تھا- الكرہم شوينهاركى زندكى اور اس کے فلسفہ کاغور سے مطالعہ کریں تومعلوم ہوجا کے گا کہ دونوں میں كتنا كمراتعلق ہے۔ سوينها ركومن المحواريوں سے گزر اليا عفاء أن سے زیاوہ سے زیاوہ بینیتے کالاجاسکتا تھا کہ اس کی اپنی زندگی عذاب ر ہے لیکن اس نے اس نیتجہ کو ایک عام نظریہ بنا کر دنیا کے سامنے يبين كيا- وه طبعاً بدمزاج تقاء أس يرمستراد ز ما نه اور ماحول كي يامماعدت، آخروه ايئ مصيبتوں كا مقابله كيميے كرتا ؟ اگرآج كوني شخص یہ سمجھ ہے کہ ساری دنیا شاد و خرام ہے ایک اکیلا وہی اشاد و

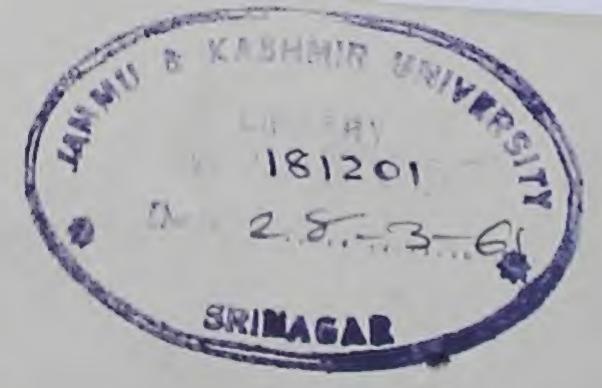
امراد ہے تو تنا یہ وہ زندہ رہنے کی تاب نہیں اسکا۔ یہ روز مرہ ذندگی کا تجربہ جیکہ کسی کو کوئی صدمہ پڑتا ہے تو وہ اپنے دل کو یہ کہ کہ سمجھا تا ہے مونیا وار المحن ہے۔ زندگی نام ہے مصیبت کا یہ اور اس خیال سے واقعی برطی تسکین ہوتی ہے۔ شونیا ر نے بھی وہی کیا جوہم آپ سب کہتے ہیں۔ ہاں وہ اور آگے بڑھ گیا۔ ہم آپ اپنے خیالات کی افغات نام المنے نہیں کہتے۔ اس نے اپنے خیالات کی افغات نواسا بطہ ترتیب دے کرا یک نرا سے فلے کی صورت میں دنیا کے سامنے بیش کیا۔

حبياك اشاره كيا جاچكائ شونهاد كافلسفة تناقصات ادر بالهم متضاد خیالات کا ایک مرکب ہے۔ ایک طرف تو وہ خارجی کا گنات کو اراده ادرتسور کاعکس مانی ہے دوسری طرمت شور کو دماغ کے حرکات كاكر سمربانا ہے۔ البى خديد تصوريت اور البى تھوس ما ديت كے در میان مطابقت المکن ہے۔ پہلے مادہ کی اصل تصویر تبائی گئی اوراب شور کو ایک مادی مظیر قرار دیا گیا۔ اس کی کتاب کا ننات به حیثیت ارادہ وتصور" کے میسرے اور جو محقے حضے عن میں اس نے انعال تی اور اخلاتیاتی نظریات بیش کئے ہیں پہلے اور دورسے حصول کی ضد معلوم ہوتے ہیں جن میں معقولات اور ما بھی الطبیعات سے بحث کی گئی ہے۔ پہلے کہاگیا کہ انسانی سفور مشببت کی تخلوق اور غلام ہے اور اب بغیر معقول دلائل اور شوا ہد کے ہم کو بہتعلیم دی جانے لگی کہ محصوص اور بركزيده افراد مثلاً فنكارون مفكرون اور الكرالدنيا ورويشون باشور

اس قابل ہوجاتا ہے کو مثیت کی غلامی کا ہوا آثار عجینے اور خصوت یہ سعادت حاصل کرنے کر زندگی کی المناک تمنا وں اور مرادوں سے سزاد ہو کر خالص دھیا ن میں مح ہوجائے بلکہ جابر مثیت بر نتی پاکر اس کو فناکر دینے کی طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔ شوینہار کے یہ دعوے منطقی تیاس و استدلال پر مبنی نہیں ہیں بلکہ محض ا دھائی یا اعتقادی ہیں۔ کسی نے سے کہا ہے شوینہار کا فلسفہ ایک ول جسب یا اول کی طرح ہے جو بڑھنے والوں کو جلد حبلہ برلئے ہوئے واردات ادر مناظرے اپنی طرف متوج رکھتا ہے۔

طوبنهاد کو خود اس کے عدمی شہرت نہیں ہوئی۔ اس کی جم یہ ہے کہ اس کے فلسفہ کا زیادہ حصہ جو معقول و مذلل ہے وہ نخری ہے بعد میں اس کو جمعولیت حاصل ہوئی اس کا راز اسس سے جالیات اور اس کے فیاعوانہ طرز بیان میں ہے۔





THE JAMMU & KASHMIR UNIVERS'
LIBRARY.

DATE LOANED

Copy	
Vol.	Accession No.
	Vol.

(غ

Date

all No.

1cc. No.

THE UNIVERSITY OF KASHMIR

- STEP STEP

levied for each day, if the book is kept beyond that date. This, book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of 10 Paise will be

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERS!
LIBRARY.

DATE LOANED

Class No. Book No.

Vol. Copy

Accession No.

Date

Call No.

Acc. No.

UNIVERSITY OF KASHMIR CENTRAL LIBRARY HE

This, book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of 10 Paise will be levied for each day, if the book is kept beyond that date.

- STORES

cc. No.

No.

Date

KASHMIR CENTRAL LIBRARY UNIVERSITY OF THE

- BIG WIL

This, book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of 10 Paise will be levied for each day, if the book is kept beyond that date.

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERS' DATE LOANED Book No. Copy LIBRARY. Accession No. Class No. Vol.

